Presented by: https://jafrilibrary.com

صفات و فضائلِ شیعہ

تالیف

شیخ صدوق رحمۃُ اللہ علیہ

ترجمہ

سید محمد حسن عابدی

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب کا نام: صفات و فضائلِ شیعہ

مولف: شیخ صدوق رحمۃُ اللہ علیہ

مترجم: سید محمد حسن عابدی

کمپوزنگ: سید محمد ہادی عابدی

ناشر: مصباحُ الھُدیٰ پبلیکیشرز

تاریخ نشر:

تعداد: ۵۰۰۰

قیمت:

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرستِ مطالب

۱۔ شیعوں کی علامات: 11

۲۔وہ ہمارے پیروکار نہیں: 11

۳۔ تقیہ کی اہمیت: 11

۴۔دشمنانِ آلِ محمد علیہم السلام سے تعلقات نہ رکھو: 12

۵۔پیروکاروں کی سفارش قبول ہو گی: 12

۶۔اخلاص کے نتائج: 13

۷۔بہشت کی چابی: 13

۸۔ کوہِ صفاپر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کھڑا ہو کر خطاب کرنا: 13

۹۔بد طینت لوگوں سے دوستی مت کرو: 14

۱۰۔امام رضا علیہ السلام کی اہلِ بیت علیہم السلام کے دشمنوں سے اعلانِ بیزاری: 14

۱۱۔اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ: 15

۱۲۔ شیعہ ریاکار نہیں ہوتا: 15

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۳۔وہ ہمارے کیسے پیروکار ہیں؟: 15
۱۴۔ مومن ومنافق کی پہچان کیسے ہو: 16
۱۵۔کافر سے محبت کرنے کے بجائے بغض رکھناواجب ہے: 16
۱۶۔اہلِ شک افراد سے دوستی نہیں کرنی چاہیئے: 16
۱۷۔ ناصبی کی پہچان: 17
۱۸۔شیعیانِ علی علیہ السلام کی پہچان: 17
۱۹۔ شیعوں کی علامات: 17
۲۰۔ مومنین کی علامات: 18
۲۱۔ شیعہ جعفری کیساہوتاہے: 18
۲۲۔کیاشیعہ کہلانے کے لئے ادعٰی کرناکافی ہے: 19
۲۳۔ شیعوں کے ایک دوسرے سے کیسے روابط ہونے چاہیئے ہیں: 20
۲۴۔ شیعوں کی جسمانی علامات: 20
۲۵۔ شیعوں کی دیگر چند علامات: 20
۲۶۔ حقیقی شیعہ اِنتہائی کم ہیں: 21
۲۷۔شیعت کی جلدی پہچان کی علت: 22

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۸۔ فضیلت کا معیار معرفت ہے:..22

۲۹۔ ہر ایک کی فکر اس کی ہمت کے لحاظ سے ہے: 22

۳۰۔ شیعوں کی ولادت پاک ہے: 23

۳۱۔ ظاہری خوبیوں کو بھی باقی رکھو:...23

۳۲۔ شیعوں کا کردار: 23

۳۳۔ شیعوں کے اوصاف: 24

۳۴۔ شیعوں کی رفتار: 24

۳۵۔ متقی لوگوں کی علامات: 25

۳۶۔ مومن کا غضب و رضا میں معتدل رہنا: 31

۳۷۔ تقویٰ کا دارومدار صرف گریہ پر نہیں ہے:...................................31

۳۸۔ اسرارِ آلِ محمد علیہم السلام کے افشا کرنے کی ممانعت: 31

۳۹: آئمہ علیہم السلام کی اپنے شیعوں سے توقعات:...............................32

۴۰۔ شیعوں کے اوصاف: 33

۴۱۔ مومن کے لئے چھ چیزوں کا اقرار ضروری ہے: 34

۴۲۔ مومن کی سخت مزاجی کی وجہ: 34

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴۳۔ مومن، مہاجر، مسلم، کافرق: 35

۴۴۔ مومنین کی علامات: 35

۴۵۔ مومنین کے لئے ناپسندیدہ باتیں: 36

۴۶۔ برص کے مرض سے حفاظت: 36

۴۷۔ مومن فولاد سے زیادہ قوی ہوتا ہے: 36

۴۸۔ مومن بنکر آتے ہیں بنائے نہیں جاتے: 36

۴۹۔ موسمِ سرما اور مومن: 37

۵۰۔ مومن دل کا اندھا نہیں ہوتا: 37

۵۱۔ مومن محروم نہیں رہتا: 37

۵۲۔ ایمان کی علامات: 37

۵۳۔ مومنین کو فراوانی بھی مصیبت نظر آتی ہے: 38

۵۴۔ مومنین کی صفات: 38

۵۵۔ مومن اللہ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتا: 39

۵۶۔ اللہ ہر ایک کے دل میں مومن کا رُعب ڈالتا ہے: 39

۵۷۔ اہلِ آسمان نورِ مومن کا مشاہدہ کرتے ہیں: 39

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۵۸۔ مومن کے لئے الٰہی امداد: 40

۵۹۔ حسد، بُغض، بُزدلی، ایمان کی متضاد صفات ہیں: 40

۶۰۔ مومن اپنے خلاف بھی سچی گواہی دیتا ہے: 40

۶۱۔ اللہ، رسول، ولی اللہ کی سُنتیں: 41

۶۲۔ فرشتے سب کے اعمال لکھتے ہیں: 41

۶۳۔ مومن کے شب و روز: 42

۶۴۔ بہترین لوگوں کی علامات: 43

۶۵۔ دوستی و دشمنی کا معیار کیا ہونا چاہیئے: 43

۶۶۔ اہلِ دین کی چند علامات: 44

۶۷۔ مکارِم اخلاق: 45

۶۸۔ مومن کے عقیدے کے بارے میں: 45

۷۰۔ معراج کا منکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منکر ہے: 47

۷۱۔ ایمان کے اجزا: 47

فضائلِ شیعہ 48

۱۔ علی علیہ السلام کے شیعوں کی عظمت: 48

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۔اہلبیت علیہم السلام کی محبت سات مقام پر فائدہ دے گی: 50

۳۔پُل صراط کی لغزش سے نجات کا سبب: 50

۴۔ محبتِ علی علیہ السلام کا اہم ترین فائدہ: 50

۵۔ محبتِ علی علیہ السلام کے فوائد: 51

۶۔روزِ قیامت چار چیزوں کے بارے میں سوال ہونا: 51

۷۔قرآن میں عالین سے مُراد کون لوگ ہیں؟: 51

۸۔ محبتِ اہلبیت علیہ السلام ملنے کی شرائط: 52

۹۔پیروانِ علی علیہ السلام کو اللہ برائیوں سے دور کرتا ہے: 54

۱۰۔علی علیہ السلام کی محبت گناہوں کو مٹا دیتی ہے: 54

۱۱۔عرشِ الٰہی کے دائیں بائیں جگہ پانے والے: 54

۱۲۔امامِ عادل سے نزدیک ہونے کے فوائد اور دور ہونے کے نقصانات: 55

۱۳۔اللہ کی طرف سے دعوت شدہ واہلِ توفیق: 56

۱۴۔ولایتِ اہلبیت علیہم السلام کے فوائد: 56

۱۵۔اللہ تعالیٰ کس قوم سے راضی ہے: 56

۱۶۔روزِ قیامت کون کن پر گواہی دیں گے: 57

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۷۔ نبی اکرم ﷺ کی حضرت علی علیہ السلام سے تفصیلی گفتگو: 57

۱۸۔ آخرت میں کس کے ساتھ کیا ہوگا: 62

۱۹۔ روزِ قیامت مقامِ عقبہ سے کون گزر سکتا ہے: 65

۲۰۔ اُمت کا چوپان کون ہے؟: 66

۲۱۔ نُورِ الٰہی سے دیکھنے والے: 66

۲۲۔ آیت میں مغفرت و عمل صالح کے بعد ذکر ہونے والی ہدایت سے کیا مراد ہے: 66

۲۳۔ خواب و موت کے وقت بھی عبادتِ الٰہی میں مصروف لوگ: 67

۲۴۔ مومن کو قبضِ روح کے وقت تکلیف نہیں ہوتی: 68

۲۵۔ نورانی منبر پر قرار پانے والے: 69

۲۶۔ علی علیہ السلام کن لوگوں کے پیشوا ہیں: 70

۲۷۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے اپنی اُمت کے کن لوگوں کو عالمِ ذر میں دیکھ کر مبارکباد دی: 70

۲۸۔ لوگوں نے کس قولِ نبی ﷺ کو بھلا دیا: 71

۲۹۔ روزِ قیامت نیکی و برائی کے نتائج: 71

۳۰۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی کس طرح تربیت کی: 72

۳۱۔ مومنین کے بخش دیئے جانے کے بعد کی حالت: 73

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۲۔اللہ تعالیٰ نے دنیاوآخرت کی تقسیم کس طرح کی: 73

۳۳۔ کون ایک دوسرے کے لئے خلق ہوئے ہیں: 73

۳۴۔ کون لوگ بہشت کے لئے خلق ہوئے ہیں: 74

۳۵۔ حورالعین کن لوگوں کے کس عمل پر تعجب کرتی ہیں: 74

۳۶۔ پیغمبر ﷺ کا سفر معراج کا حال خود آپ ﷺ کی زبانی: 74

۳۷۔ روزِ قیامت کون کس پر لعن کریں گے اور کون نہیں کریں گے: 75

۳۸۔ کس قدر سیاہ لشکر زیادہ ہوگئے ہیں: 76

۳۹۔ محبتِ اہلبیت علیہم السلام پر صبر کے نتائج: 76

۴۰۔ کون لوگ حرام کھاتے، حرام پہنتے ہیں: 77

۴۱۔اللہ تعالیٰ کا دنیاوآخرت عطا کرنے کا معیار: 77

۴۲۔ جو جسے دوست رکھتا ہے اسی کے ساتھ قرار پائے گا: 78

۴۳۔ روزِ قیامت کن لوگوں سے کس بارے میں سوال ہوگا: 78

۴۴۔ آیت میں (نعیما وملکا کبیرا) کن لوگوں کے لئے ہے: 78

۴۵۔ روزِ قیامت کن کی شفاعت اللہ تعالیٰ رد نہیں کرے گا: 79

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۔ شیعوں کی علامات:

ابو بصیر امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ہمارے پیروکار پرہیزگار، کوشش و محنت کرنے والے، باوفا، امانتدار، دنیا سے دل نہ لگانے والے، عبادت گزار، روزانہ ۵۱ رکعت نماز پڑھنے والے، راتوں کو قیام کرنے والے، دنوں میں روزے رکھنے والے راتوں کو عبادت میں گزارنے والے اپنے مال کی زکات دینے والے، حج بیت اللہ کرنے والے اور ہر حرام سے اجتناب کرنے والے ہوتے ہیں۔

۲۔ وہ ہم سے نہیں ہے:

حسین بن خالد امام رضا علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ہمارے پیروکار ہمارے اوامر کے اطاعت گزار، ہمارے اقوال کو لینے والے اور ہمارے دشمنوں کے مخالف ہوتے ہیں اور جو ایسا نہیں وہ ہم سے نہیں ہے۔

۳۔ تقیہ کی اہمیت:

ابان بن عثمان امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: جو تقیہ کے موقع پر تقیہ نہیں کرتا وہ دین نہیں رکھتا اور جو تقویٰ و پرہیزگاری نہیں رکھتا وہ ایمان نہیں رکھتا ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴۔ دشمنانِ آلِ محمد علیہم السلام سے تعلقات نہ رکھو:

مفضل بن عمر امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: وہ جھوٹا ہے جو یہ ادعٰی کرتا ہے کہ وہ ہمارا پیرکار ہے مگر ہمارے غیروں سے روابط رکھتا ہے۔

۵۔ پیروکاروں کی سفارش قبول ہوگی:

پورا ابن ابی نجران امام علی رضا علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے پیرکاروں سے دُشمنی کی اُس نے ہم سے دشمنی کی اور جس نے ہمارے پیروکاروں سے محبت کی اُس نے ہم سے محبت کی کیوں کہ ہمارے پیروکار ہمارے ہی خمیر سے خلق کئے گئے ہیں لہٰذا جو ہمارے پیروکاروں کو دوست رکھتا ہے وہ ہم سے ہے اور جو اُن سے دشمنی رکھتا ہے وہ ہم سے نہیں ہے، ہمارے پیروکار ہمارے انوار میں غور و فکر کرتے ہوئے ہمارے گرویدہ رہتے ہیں اور ہماری بخشش کے ذریعہ کامیاب ہوتے ہیں، اگر ہمارا کوئی پیروگار پریشان ہوتا ہے تو ہم بھی پریشان ہوتے ہیں اگر ہمارا کوئی پیروکار خوش ہوتا ہے تو ہم بھی خوش ہوتے ہیں کیوں کہ ہمارے پیروکارں میں سے کوئی بھی ہم سے پوشیدہ نہیں ہے، اگر ہمارا کوئی پیروکار مقروض مرتا ہے تو اُس کے قرض کی ادائگی ہمارے ذمہ ہے کیوں کہ مرنے کے بعد اس کا مال تو ورثہ کا مال ہو جاتا ہے، ہمارا پیروکار نماز گزار، حج بجالانے والا، زکات دینے والا، ماہ رمضان کے روزے رکھنے والا، اپنے نبی کی اولاد سے محبت کرنے والا، اُن کے دشمنوں سے بیزار رہنے والا، پرہیزگار، اپنے دین پر یقین رکنے والا، جس نے ہمارے پیروکاروں کو دُھتکارا وہ اللہ سے دُور ہوا، جس نے ہمارے پیروکاروں پر اعتراض کیا اُس نے اللہ پر اعتراض کیا کیوں کہ یہ اللہ کے نیک و برگزیدہ بندوں کا گروہ ہے، اللہ کی

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قسم اُن میں سے ایک کی شفاعت بھی اللہ کی بارگاہ میں عرب کے دو قبیلوں کے مقابل میں مقبول ہو گی اُس مرتبہ کی بناپر جو وہ اللہ کی بارگارہ میں رکھتے ہیں۔

۶۔اخلاص کے نتائج:

محمد بن عمران امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: جو اخلاص کے ساتھ: لاالٰہ اِلااللہ کہتاہے وہ جنت میں جائے گااس طرح سے کہ اُن کلمات کواخلاص کے ساتھ ادا کرنااُسے حرامِ الٰہی سے روکتا ہو۔

۷۔بہشت کی چابی:

زید بن ارقم نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اخلاص کے ساتھ: لاالٰہ اِلااللہ کہتاہے وہ جنت میں جائے گااس طرح سے کہ ان کلمات کواخلاص کے ساتھ ادا کرنااُسے حرامِ الٰہی سے دور رکھتا ہو۔

۸۔کوہِ صفاپر نبی اکرم ﷺ کا کھڑا ہو کر خطاب کرنا:

اُبی عبیدہ حذا کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ سنا کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کیا تو کوہِ صفا پر کھڑے ہو کر فرمایا: اے اولادِ بنی ہاشم اے اولادِ بنی عبدالمطلب میں اللہ کی جانب سے تمہاری طرف بھیجا گیا رسول ہوں، میں تم لوگوں پر مہربان ہوں تم لوگ یہ نہ کہنا کہ محمد ﷺ ہم میں سے ہے کیوں کہ اللہ کی قسم تم میں اور تمہارے غیروں میں سے صرف وہ میرے ساتھی ہیں جو پرہیزگار ہوں گے، میں کیوں کر آخرت میں تمہاری سفارش کروں گا جبکہ تم نے دنیاں کو اپنی گردنوں پر سوار کیا ہوا ہو گا جبکہ تمہارے مقابل

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

میں دوسرے لوگوں نے آخرت کے لئے اعمال کئے ہوں گے،آگاہ رہو کہ میں نے اپنی پیغمبری کو اچھی طرح ادا کر دیا ہے اور تمہیں نصیحتیں کر دیں ہیں اور تمہاری رہنمائی کر دی ہے میرا ماضی میرے ساتھ اور تمہارا ماضی تمہارے ساتھ ہے یعنی ہر ایک اپنے اعمال کے گروی ہے۔

۹۔بد طینت لوگوں سے دوستی مت کرو:

محمد بن قیس امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: بُرے لوگوں کی ہمنشینی اچھے لوگوں سے بد گمانی رکھنے کا سبب ہوتی ہے اور نیک لوگوں کی ہمنشینی انسانوں کو نیک بناتی ہے جس طرح بُروں کی ہمنشینی اچھے لوگوں کے بارے میں بد گمانی کا سبب ہوتی ہے اور اچھے لوگوں کی ہمنشینی بُرے لوگوں کے بارے میں اچھے گمان کا سبب ہوتی ہے کیوں کہ نیک لوگوں کی ہمنشینی انسان کو نیک اور بُرے لوگوں کی ہمنشینی انسان کو بُرا بنا دیتی ہے لہٰذا جب کسی کے دین کو نہ پہچان سکو تو اُس کے ہمنشینوں کو دیکھو اگر وہ الٰہی بندے ہیں تو وہ بھی الٰہی بندہ ہے اور اگر وہ الٰہی بندے نہیں ہیں تو وہ بھی الٰہی بندہ نہیں ہے کیوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو بھی اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ کسی بھی کافر و بدکار کے ساتھ نشست و برخاست نہیں کرے گا اور جو ایسوں سے ہمنشینی رکھتا ہے وہ خود بھی اُنہیں جیسا ہے۔

۱۰۔امام رضا علیہ السلام کی اہلِ بیت علیہم السلام کے دشمنوں سے اعلانِ بیزاری:

ابن فضال نقل کرتے ہیں کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو ہم سے نزدیک ہونے والے سے دوری کرے یا ہم سے دور ہونے والے سے نزدیک ہو یا ہم میں عیب

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نکالنے والے کی تعریف کرے یا ہمارے مخالف کا احترام کرے وہ ہم سے نہیں ہے اور ہم اُس سے نہیں ہیں۔

۱۱۔ اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ:

ابن فضال نقل کرتے ہیں کہ امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جو کوئی دشمنانِ الٰہی کو دوست رکھتا ہے وہ اولیائےِ اِلٰہی کا دشمن ہے اور جو اولیائےِ اِلٰہی سے دشمنی رکھتا ہے اُس نے اللہ تعالیٰ سے دُشمنی کی اور اللہ تعالیٰ کا یہ حق بنتا ہے کہ وہ ایسے شخص کو جہنم میں داخل کرے۔

۱۲۔ شیعہ ریاکار نہیں ہوتا:

احمد بن عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم علی علیہ السلام کا شیعہ وہ ہوتا ہے جو اپنے شکم اور شرمگاہ کو حرام سے محفوظ رکھتا ہو اور اپنے خالق کے لئے عمل کرتا ہو اور اس کے ثواب کی اُمید رکھتا اور اس کے عذاب سے ڈرتا ہو۔

۱۳۔ وہ ہمارے کیسے پیروکار ہیں؟:

محمد بن عجلان نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم اصحاب امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص حضرت کی خدمت میں آکر سلام کرنے کے بعد حضرت سے سوال کرتا ہے کہ آپ کے برادرانِ دینی کیسے ہیں تو آپؑ نے اُن کی بہت زیادہ تعریف و تمجید کی، پھر سوال کرنے والے نے سوال کیا کہ اُن کے اغنیا فقرا کا کیسا خیال رکھتے ہیں تو آپؑ نے فرمایا: ایسے لوگ کم ہیں، پھر سوال کرنے والے نے سوال کیا کہ کس طرح ہم جانیں کہ اغنیا نے فقرا کا حق ادا کیا یا نہیں تو آپؑ نے فرمایا: تم اُن کے اخلاق و رفتار کو ملاحظہ کرو کہ آیا اُن کی رفتار و اخلاق فقرا کے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ساتھ ہمارے اخلاق ورفتار کی مانند ہے یا نہیں اگر نہیں ہے تو وہ کیوں کر ہمارے شیعہ ہونے کا ادعٰی کرتے ہیں۔

۱۴۔ مومن ومنافق کی پہچان کیسے ہو:

حسن بن علی خزاز نقل کرتے ہیں کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سُنا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: بیشک جو کوئی ہم اہلبیتؑ سے اُس شخص کی مانند دوستی رکھتا ہو جس پر ہمارے پیروکاروں پر لعنت کا سننا دجال کے ستم سے زیادہ سخت گزرتا ہو تو میں نے کہا فرزندِ رسول وہ کس طرح، تو آپؑ نے فرمایا: یعنی ہمارے دشمنوں کو دوست رکھنے اور ہمارے دوستوں سے دشمنی رکھنے کے لحاظ سے کیوں کہ جب ایسا نہ ہو تو حق وباطل مخلوط ہو جاتا ہے اور اُمورِ دینی مشتبہ ہو جاتے ہیں اور مومن ومنافق کی پہچان نہیں ہو پاتی ہے۔

۱۵۔ کافر سے محبت کرنے کے بجائے بُغض رکھنا واجب ہے:

علا بن فضیل امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کے منکر کو دوست رکھا اُس نے اللہ سے دُشمنی کی اور جس نے اللہ کے منکر سے دشمنی کی اس نے اللہ کو دوست رکھا پھر آپؑ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے دشمن کا دوست اللہ کا دشمن ہے۔

۱۶۔ اہلِ شک افراد سے دوستی نہیں کرنی چاہیئے:

جعفر ابن محمد مسرور نے کئی اصحاب کے واسطہ سے امام جعفر صادق علیہ السلام کے اس فرمان کو نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: جو اہلِ شک افراد کے پاس بیٹھتا ہے وہ خود بھی شکاک ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۷۔ ناصبی کی پہچان:

مُعلّٰی بن خُنَیس نقل کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ناصبی صرف وہ نہیں ہے جو ہم اہلِ بیتؑ سے دشمنی رکھے کیوں کہ تم کسی کو نہیں پاؤگے جو یہ کہے کہ میں محمد وآلِ محمد علیہم السلام سے دشمنی رکھتا ہوں بلکہ ناصبی وہ بھی ہے جو تم سے دشمنی رکھتا ہو یہ جانتے ہوئے کہ تم ہمیں دوست رکھتے ہو اور ہمارے دشمنوں سے بیزاری اختیار کرتے ہو اور پھر آپؑ نے فرمایا: جس نے ہمارے دُشمن کو سیر کیا اُس نے ہمارے دوست کو قتل کیا۔

۱۸۔ شیعیانِ علی علیہ السلام کی پہچان:

محمد بن حسن امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: بیشک حضرت علی علیہ السلام کے پیروکاروں کے پیٹ کمر سے لگے ہوتے ہیں اور کثرتِ دعا سے اُن کے ہونٹ خشک ہوتے ہیں، وہ مہربان، اہلِ علم و حلم ہوتے ہیں اور دنیا سے دوری کے ذریعہ پہچانے جاتے ہیں لہٰذا (اے ہمارے پیروکاروں) تم مدد کرواپنی پرہیزگاری اور کوشش کے ذریعہ۔

۱۹۔ شیعوں کی علامات:

عبداللہ بن عمرو بن ابوالمقداداپنے اجداد کے ذریعہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: علی علیہ السلام کے حقیقی پیروکار وہ ہیں جو زیادہ روزے رکھنے والے، بھوکے رہنے والے، جن کے زیادہ قیام کرنے کی بناپر ہونٹ خشک رہنے والے، جن کے شکم کمر سے لگنے والے، جنکے رنگ زرد پڑنے والے اور خوفِ الٰہی سے اُن کے چہرے متغیر ہونے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

والے ہوتے ہیں جب رات چھاجاتی ہے تووہ زمین کواپنافرش قراردیتے ہوئےاس پراپنی جبیں قراردیتے ہوئےاُن کی آنکھیں کثرت سے گریہ کرتی ہیں اوروہ کثرت سے نمازپڑھتےاور کثرت سے دعائیں کرنے والے ہیں لوگ کتابِ الٰہی کی (صرف)تلاوت پرخوش ہونے والےاوروہ اس پر(صحیح طریقہ سے نہ سمجھنے وعمل نہ کرنے کی وجہ سے)غمگین رہنے والے ہیں۔

۲۰۔مومنین کی علامات:

سندی بن محمد نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے کسی سفرمیں اپنے پیچھے دوڑتے ہوئےلوگوں سے پوچھاکہ تم کون لوگ ہوتواُنھوں نے کہاکہ ہم آپ کے شیعہ ہیں توآپؑ نے فرمایا:میں تم لوگوں میں اپنے شیعوں کی نشانیاں نہیں پاتاہوں تواُنھوں نے پوچھا،یاعلی:آپ کے شیعوں کی کیانشانیاں ہیں توآپؑ نےفرمایا:جن کے چہرےشب زندہ داری سے زرد پڑچکے ہوں،روزے رکھنے سےاُن کے شکم کمرسے لگ چکے ہوں،کثرتِ دُعاسےاُن کے ہونٹ خشک ہوچکے ہوں،خوفِ الٰہی اُن پرچھایارہتاہو۔

۲۱۔شیعہ جعفری کیساہوتاہے:

مفضل امام جعفرصادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نےارشادفرمایا:بیشک ہماراشیعہ وہ ہوتاہےجواپنے شکم اورشرمگاہ کوحرام سے محفوظ رکھتاہے(اوراللہ کی بندگی میں)زیادہ کوشش کرنے والاہوتاہےاوراپنےخالق اورثواب کے لئے عمل انجام دیتاہےاوراُس کے عذاب سےڈرتاہےجب کسی کواِن خصوصیات والادیکھوتوسمجھوکہ وہ شیعہ جعفری ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۲۔کیا شیعہ کہلانے کے لئے ادعٰی کرنا کافی ہے:

جابر جعفی امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: اے جابر کیا کوئی صرف یہ کہکر کہ میں خاندانِ نبی ﷺ کو دوست رکھتا ہوں اپنے آپ کو ہمارا پیروکار سمجھتا ہے کافی ہے؟ تو آپؑ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم ہمارے شیعہ وہ ہیں جو اللہ سے ڈرتے اور ہمارے فرامین پر عمل کرتے ہیں اور وہ حلیم، خداترس، امانت دار، زیادہ سے زیادہ اللہ کو یاد کرنے والے، روزے رکھنے والے، نماز بجالانے والے، ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والے، پڑوسیوں کا خیال رکھنے والے ضرورت مندوں کو قرض دینے والے، یتیموں کی رسیدگی کرنے والے، سچے، کتابِ اِلٰہی کی تلاوت کرنے والے، لوگوں کی عیب جوئی سے اپنی زبان پر کنٹرول کرنے کے ذریعہ پہچانے جاتے ہیں اور امین ہوتے ہیں، جابر عرض کرتے ہیں اے فرزند رسول ہم کسی کو بھی ایسی صفات والا نہیں پاتے ہیں، تو آپؑ نے فرمایا: اے جابر، بُری راہ پر نہ چلو، بُری سوچ نہ رکھو، اور دیکھو کیا انسان کے لئے صرف یہی کافی ہے کہ وہ کہے کہ میں علی علیہ السلام کو دوست رکھتا ہوں اور اُن کی نذدیکی چاہتا ہوں اور اِسی طرح اگر کوئی یہ کہے کہ میں پیغمبر اسلام ﷺ جو کہ حضرت علی علیہ السلام سے بھی بلند مقام رکھتے ہیں اُنہیں دوست رکھتا ہوں مگر اپنی روِشِ زندگی میں اُن کی پیروی نہ کرے تو یہ ادعائے دوستی اُسے کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا لہٰذا اللہ سے ڈرو اور جو اللہ نے فرامین دیئے ہیں اُن پر عمل کرو، اور یاد رکھو کہ اللہ اور اُس کی مخلوق کے درمیان کوئی رشتہ داری نہیں ہے اللہ کے نزدیک محبوب ترین اور اہمیت والا وہی ہے جو پرہیزگارترین انسان ہو اور اپنے دینی پیشوا کی پیروی کرنے والا ہو، اے جابر: اللہ کا بندہ اللہ کے فرامین پر عمل کئے بغیر اس کا قرب حاصل نہیں کرسکتا اسی طرح صرف یہ کہنے سے کہ وہ ہمارے ساتھ ہے آتشِ جہنم سے نجات نہیں پاسکتا

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اورنہ اللہ پر کسی کا کوئی حق بنتا ہے جو بھی اللہ کا فرماں بردار ہوگا وہی ہمارا دوست اور ہمارے ساتھ ہوگا اور جو بھی اللہ کے فرامین پر عمل نہیں کرے گا وہ ہمارا دشمن ہے اور صرف یہ کہنے سے کہ وہ ہمارے ساتھ ہے آتشِ جہنم سے نجات نہیں پاسکتا کیوں کہ ہماری دوستی سوائے درست کاری وپرہیزگاری کے حاصل نہیں ہوسکتی ہے۔

۲۳۔ شیعوں کے ایک دوسرے سے کیسے روابط ہونے چاہیئے ہیں:

ظریف بن ناصح امام محمد باقرعلیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشادفرمایا: حضرت علی علیہ السلام کے پیروکار وہ ہوتے ہیں جو ہماری دوستی میں خطاکے مُرتکب نہیں ہوتے ہم سے محبت رکھتے ہوئے ہمارے فرامین کوزندہ کرنے کے سلسلہ میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، غصے اور خوشی میں زیادہ روی نہیں کرتے ہیں، اپنے پڑوسیوں کے لئے باعثِ برکت ہوتے ہیں، اپنے ساتھیوں کے ساتھ مہربان رہتے ہوئے آپس میں دوستانہ رفتار رکھتے ہیں۔

۲۴۔ شیعوں کی جسمانی علامات:

عمرو بن ابی المقدام اپنے والد سے اور وہ امام محمد باقرعلیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشادفرمایا: علی علیہ السلام کے پیروکار دُبلے، (دنیا سے) رنجیدہ، خشک لبوں والے جن کے شکم کم، لب خشک، رنگ اُڑے ہوئے ہوتے ہیں۔

۲۵۔ شیعوں کی چندعلامات:

جابرامام محمد باقرعلیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے مجھ سے ارشادفرمایا: اے جابر: علی علیہ السلام کا پیروکار وہ ہوتا ہے جس کی آواز اُس کے کان سے بلند نہیں ہوتی ہے (یعنی چیخ پکار نہیں

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کرتا) اُس کی دُشمنی سے بھی کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا ہے (یعنی اپنی دشمنی کا اظہار نہیں کرتا) جو لوگ ہمارے بارے میں کوتاہی کرتے ہیں اُن کی تعریف نہیں کرتا اور جو ہمارے دُشمن ہیں اُن سے رفت وآمد نہیں رکھتا اور جو بھی ہم میں عیب جوئی کرتا ہے وہ اُس کے ساتھ اُٹھتا بیٹھتا نہیں ہے، علی علیہ السلام کا پیروکار کُتے کی مانند آواز نہیں نکالتا اور کوے کی مانند چیختا نہیں ہے لوگوں سے مانگتا نہیں ہے اگرچہ بھوک سے مر ہی کیوں نہ جائے، درویشانہ وخانہ بدوشی کی زندگی گزارتا ہے اگر کہیں رہے تو لوگ اُسے نہیں پہچانتے ہیں اور اگر مخفی رہے تو کوئی اُس کی تلاش میں نہیں جاتا، بیمار ہو تو کوئی اُس کی عیادت کو نہیں جاتا، اگر مر جائے تو کمتر لوگ اُس کے بارے میں متوجہ ہوتے ہیں، قبر میں جانے کے بعد ایسے لوگ پہچانے جاتے ہیں، جابر پوچھتے ہیں، فرزند رسول ایسے لوگوں کو کہاں اور کیسے ڈھونڈیں، تو آپؑ نے فرمایا: ایسے لوگ زمین کے گوشہ وکنار میں بکھرے ہوئے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو مومنین کے لئے خاکسار اور کافرین پر غالب ہیں۔

۲۶۔ حقیقی شیعہ اِنتہائی کم ہیں:

مفضل بن قیس امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ایک دفعہ مجھ سے پوچھا اے مفضل یہ بتاؤ کہ کوفہ میں ہمارے شیعہ کتنے ہیں؟ میں نے کہا پچاس ہزار کے قریب ہوں گے، تو آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں یہ چاہتا ہوں کے (ان پچاس ہزار کے بجائے) اگر صرف پچیس افراد ایسے ہوں جو ہماری امامت کی شناخت رکھتے ہوں اور ہمارے بارے میں سوائے دُرست گفتار کے کوئی بات نہ کہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۷۔شیعت کی جلدی پہچان کی علت:

محمد بن علی ماجیلویہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ایک دفعہ منصور دوانقی (دوسرے خلیفہ عباسی) نے مجھ سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ کے پیروکار جس محفل میں بھی ہوں جلد وہ پہچان میں آجاتے ہیں تو آپؑ نے فرمایا: یہ وہ ایمان کی مٹھاس ہے جو اُن کے سینوں میں ہوتی ہے جو ذکر شدہ صفات کے اعتبار سے ظاہر ہوتی ہے۔

۲۸۔فضیلت کا معیار معرفت ہے:

محمد بن احمد بن ابی عمیر امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس کی نمازیں دوسروں سے زیادہ ہوں، یا حج دوسروں سے زیادہ ہوں، یا صدقہ دینا، روزے رکھنا دوسرے لوگوں سے زیادہ ہو، تم میں جو زیادہ دانائی رکھتا ہے اُس کا مقام سب سے بلند ہے۔

۲۹۔ہر ایک کی فکر اُس کی ہمت کے لحاظ سے ہوتی ہے:

مفضل بن زیاد عبدی امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ہم اہلبیتؑ صدق و صفا کا گھرانہ ہیں، تم لوگوں کی کوشش اپنے دین کی معلومات کے سیکھنے میں ہونی چاہیئے کیوں کہ تمہارے دشمن تمہیں نابود کرنا چاہتے ہیں، اُن کے دل تمہارے کینوں سے بھرے ہوئے ہیں وہ جو کچھ تم لوگوں سے سُنتے ہیں اُس میں کمی وزیادتی کرتے ہیں، اور تمہارے لئے شریک قرار دیتے ہیں اور تم لوگوں پر الزام لگاتے ہیں یہی گناہ اُن (کی نابودی) کے لئے کافی ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۰۔ شیعوں کی ولادت پاک ہوتی ہے:

محمد بن یحیٰ بن سُدیر امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو تمام لوگوں کو اُن کی ماں کے ساتھ بلایا جائے گا سوائے ہمارے پیروکاروں کے کیوں کہ اُن میں کوئی بھی مشکوک النسب نہیں ہوگا۔

۳۱۔ ظاہری خوبیوں کو بھی باقی رکھو:

عبداللہ بن خالد کنعانی نقل کرتے ہیں کہ امام موسٰی کاظم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: تم لوگ وہ گروہ ہو جن کے دُشمن زیادہ ہیں لہٰذا اے ہمارے پیروکاروں جتنا تمہارے لئے ممکن ہو تم اپنے دشمنوں کے مقابل میں تجمل وجلال کے ساتھ رہو۔

۳۲۔ شیعوں کا کردار:

مُسعدہ بن صدقہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت سے اُن کے پیروکاروں کے بارے میں سوال ہوا تو آپؑ نے ارشاد فرمایا: جو نیک کاموں میں دوسروں سے پیش قدم ہو اور بُرے کاموں سے دُور رہتا ہو، نیکی کو آشکار و جلد انجام دینے والا ہو، اللہ کی رحمت کی اُمید رکھنے والا ہو ایسے لوگ ہمارے ساتھ ہوں گے جہاں بھی ہم ہوں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۳۔ شیعوں کے اوصاف:

اصبغ بن نباتہ نقل کرتے ہیں کہ ایک دن ہم کچھ اصحاب بیٹھے ہوئے تھے کہ امیر المومنین علی علیہ السلام آئے اور فرمایا: تم لوگ کون ہو، تمہارے یہاں جمع ہونے کا کیا مقصد ہے؟ تو ہم نے کہا: ہم آپ کے پیروکار ہیں، آپؑ نے فرمایا: تو پھر میں تم میں اپنے شیعہ ہونے کی نشانیاں کیوں نہیں پاتا ؟ ہم نے عرض کیا: آپ کے پیروکاروں کی نشانیاں کیا ہیں؟ تو آپؑ نے فرمایا: جن کی سحر خیزی و نمازِ شب کی وجہ سے اُن کے چہرے زرد ہوں، آنکھیں خوفِ اِلٰہی سے گریاں کناں ہوں، جن کے ہونٹ روزے رکھنے اور ذِکرِ اِلٰہی کرنے کی وجہ سے خشک ہو چکے ہوں اُن پر خوفِ اِلٰہی اور تواضع طاری رہتا ہو۔

۳۴۔ شیعوں کی رفتار:

ابو بصیر امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے حضرت سے عرض کیا میں آپ پر قربان ذرا میرے لئے اپنے شیعوں کی صفات بیان فرمائیں تو آپؑ نے ارشاد فرمایا: ہمارے شیعہ وہ ہوتے ہیں جن کی آواز اُن کے کانوں سے بلند نہیں ہوتی، اُن کا کینہ اُن کے اعضا وجوارح سے ظاہر نہیں ہوتا، جو اپنے بوجھ کو دوسروں پر نہیں ڈالتے اور کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے، ہمارے پیروکار کُتوں کی مانند آوازیں نہیں نکالتے اور نہ کووں کی طرح شور وغُل کرتے ہیں، ہمارے شیعہ ایک دوسرے سے اُنس و محبت رکھتے ہیں، موت کے وقت بیتابی نہیں کرتے، خانہ بدوشوں کی مانند زندگی گزارتے ہیں، قبر میں جا کر ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، کسی نے سوال کیا میں آپ پر قربان ایسے لوگوں کو ہم کہاں تلاش کریں؟ تو آپؑ نے فرمایا:

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ایسے لوگ زمین و بازار کے اطراف میں ہوتے ہیں جو مومنین کے لئے خاضع اور کفار پر غالب ہوتے ہیں۔

۳۵۔ متقی لوگوں کی علامات:

امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے اجداد کے ذریعہ حضرت علی علیہ السلام کے ایک صحابی ھمام کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ جو خود بھی اللہ کی بندگی اور اطاعتِ امام میں سر گرم تھے ایک دفعہ حضرت علی علیہ السلام سے عرض کرتے ہیں کہ آپ نے پرہیزگار لوگوں کی جو صفات بتائی ہیں ایسا لگتا ہے کہ میں خود اُن کا مشاہدہ کر رہا ہوں، تو حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اے ھمام تم خود نیکوکار رہو کہ اللہ پرہیزگار و نیکوکاروں کے ساتھ ہے، ھمام عرض کرتے ہیں: اللہ کی قسم جس نے آپ کو بلند مرتبہ عطا فرمایا اور انتخاب کیا اور اپنا محبوب قرار دیا اور آپ کو دوسروں پر برتری عطا کی ذرا آپ ہمارے لئے نیکوکاروں کی صفات بیان فرمائیں تو حضرت اُٹھے اور حمدِ الٰہی اور محمد و آل محمد علیہم السلام پر دُرود بھیجتے ہوئے فرمایا: اللہ وحدہ لاشریک نے مخلوق کو خلق کیا جبکہ وہ بندوں کی بندگی سے بے نیاز تھا اور اُن کی نافرمانی بھی اُس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی تھی اور نہ بندوں کی بندگی سے اُس کا کوئی فائدہ تھا اُس نے بندوں کے درمیان اُن کے وسائلِ زندگی کو مہیا کیا جسے بھی اُس نے خلق کیا اُس کے لئے ساز و سامانِ زندگی بھی مہیا کیا مثلاً جب اُس نے آدمؑ و حواؑ کو خلق کیا اور اُنہیں بہشت سے دنیا کی طرف بھیجا اُن کے ترکِ اولیٰ کی بنا پر جو اُس نے اُن سے بچنے کو کہا اور وہ اس سے نہ بچ سکے لہٰذا اُس نے پرہیزگاروں کو دوسروں پر ترجیح دی، بیشک کہ سچ بولنا زندگی کو سکون اور رفتار کو تواضع بخشتا ہے اللہ کے کچھ ایسے بندے بھی ہیں جو متواضع رہتے ہوئے دنیا سے کٹ کر رہتے ہوئے اپنے آپ کو آخرت کے لئے آمادہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے اپنے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آپ کودُور رکھتے ہیں اور اپنے کانوں کو اچھی باتیں سننے کے لئے آمادہ رکھتے ہیں اور سختیوں و دُشواریوں میں صبر سے کام لینے والے ہیں، اگر موت کا وقت مقرر نہ ہوتا اور آخرت کے عذاب کا خوف اور ثوابِ الٰہی کا شوق نہ ہوتا تو پلک جھپکنے کے برابر اُن کی ارواح اُن کے جسم میں نہ رُکتیں، اللہ کا اُن کے دلوں میں بلند مرتبہ ہے اِسی لئے اُن کی نگاہ میں اللہ کے علاوہ ہر چیز چھوٹی ہے اُن کا بہشت کے بارے میں ایسا یقین ہے گویا اُنھوں نے اُسے دیکھا ہو اور جہنم کے بارے میں ایسا یقین ہے کہ گویا اُسے بھی اُنھوں نے دیکھا ہو اور اُس کی تکلیف کو برداشت کیا ہو، اُن کے قلوب حقیقی دوستوں کی جُدائی پر غمگین رہتے ہیں، لوگ اُن کے شر سے محفوظ رہتے ہیں، زیادہ جد جہد کرنے کی وجہ سے اُن کے بدن لاغر ہوتے ہیں دُنیائے فانی سے اُن کی احتیاج بہت کم ہوتی ہے، وہ عفت و پاکدامنی سے آراستہ ہوتے ہیں، اس دنیاں میں اُن کو رنج و غم زیادہ پہنچتے ہیں جس پر مسلسل صبر کے نتیجہ میں اُنہیں آسائش و فائدے میسر ہوتے ہیں کیوں کہ جب دنیا اُن کا رُخ کرتی ہے تو وہ اُس سے اپنا رُخ موڑ لیتے ہیں، دنیا اُن کے پیچھے پڑتی ہے تو وہ اُسے قبول نہ کرنے کے نتیجہ میں قوی ہوتے ہیں، راتوں کو اپنے پیروں پر کھڑے ہو کر متفکرانہ انداز میں کلامِ اِلٰہی کی تلاوت کرتے ہوئے اپنے آپ میں مغموم ہوتے ہیں، اپنے گذشتہ گناہوں پر گریہ کرتے اور اُن کا علاج تلاش کرتے ہیں اور قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے جب ایسی آیات سے گذرتے ہیں جن میں سزا و عذاب کا تذکرہ ہوا ہوتا ہے تو گویا وہ اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا اور آنکھوں سے اس عذاب کو دیکھتے اور کھالوں سے گویا اُسے حِس کر رہے ہوتے ہیں، اُن کے دل دھڑکتے رہتے ہیں گویا وہ عذابِ جہنم کی آوازوں کو سُن رہے ہوں اور جب رحمتِ اِلٰہی والی آیات کی تلاوت کرتے یا سُنتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے وعدوں سے اپنے دل کو سکون و اطمئنان بخشتے ہیں گویا وہ آیات کے معانی

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ومصداق کو مشاہدہ کر رہے ہوں لہٰذا وہ اپنے زانوؤں کو جھکاتے اور پیشانی کو سجدے میں رکھتے ہوئے اللہ کے عذاب سے نجات اور رحمت و مغفرتِ الٰہی کو طلب کرتے ہیں، گناہوں سے پرہیز کرتے ہوئے خوفِ الٰہی میں اُن کے جسم بیماروں کی مانند کانپ رہے ہوتے ہیں، اُن کے چہرے دنیا کی پستی سے افسردہ، دل عشقِ الٰہی سے لبریز ہوتے ہیں، لوگ اُنہیں دیوانہ سمجھتے ہیں جبکہ وہ دیوانے نہیں ہوتے اُن کی ظاہری حالت و عظمت لوگوں کو مبہوت کر دیتی ہے اللہ کی راہ میں جان فشانی اور اُس کی عظمت و بزرگی میں غوطہ ور رہنے کے نتیجہ میں اور جب وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و بزرگی کو درک کرتے ہیں تو روزِ قیامت کی سختیاں بھی اُن کے لئے آسان ہو جاتی ہیں کیوں کہ اُن کے دلوں کو رحمتِ الٰہی کی اُمید سے لبریز رہتے ہوئے دُنیوی سختیوں پر صبر آتا ہے کیوں کہ وہ بندگی کی توفیق سے لبریز ہوتے ہیں اور ایسے لوگ نیک کام کرنے کی طرف تیز گام ہوتے ہیں اور بندگی پروردگار پر خوش ہوتے ہیں اور اپنے کاموں کو بڑا شمار نہیں کرتے بلکہ اپنے سے ہمیشہ بدگمان رہتے ہیں اور اپنی رفتار سے ہمیشہ ہراساں رہتے ہیں اگر لوگ اُن کے نیک کاموں پر اُن کی تعریف بھی کرتے ہیں تو وہ اس پر خوشحال نہیں ہوتے بلکہ الحمد للہ کہتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ لوگوں کے باطن سے زیادہ آگاہ ہے اور اللہ کی بارگاہ میں اِلتجا کرتے ہیں کہ اے اللہ لوگوں کی جانب سے ہمارے کاموں کی تعریف کرنا ہم میں غرور و تکبر پیدا نہ کر دے ہمارے جن گناہوں سے لوگ آگاہ نہیں ہیں تو اُنہیں بخش دے بیشک تُو لوگوں کے رازوں سے اچھی طرح آگاہ ہے اور تُو ہمیں دینی کاموں کی قوت اور استقامت عطا فرما اور ہمیں دُور اَندیش قرار دے اور ایمان میں ہمیں یقین کے مرتبہ تک پہنچا دے اور ہمیں علم حاصل کرنے کا شوقین اور عمل کی طرف راغب اور لوگوں کے ساتھ بخشش کرنے والا دلسوز اور توانگری میں میانہ رو، اور اپنی بندگی میں خوف زدہ، تنگدستی میں بُردبار

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

، سختیوں میں صبر کرنے والا، اپنی راہ میں بخشش کرنے والا، نرم دل، حلال روزی کمانے اور حلال کاموں کی طرف راغب فرماں، ایسے لوگ اپنے پروردگار کی طرف سفر کرنے پر بہت خوشحال رہتے ہیں اپنے کاموں کو خود سے انجام دیتے ہیں، شہوت کے غلبہ کے وقت حرام کاموں سے دُور رہتے ہیں اگر کوئی اُن کی تعریف بھی کرتا ہے تو وہ اُس پر خوش نہیں ہوتے، اپنے نیک کاموں کو بڑا شمار نہیں کرتے، دُنیوی کاموں میں سخت گیر نہیں ہوتے، نیک کام کرنے کے باوجود شب و روز ہراساں رہتے ہیں اُن کی تمام تر کوشش اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہوتی ہے صبح اِس حالت میں کرتے ہیں کہ شب زندہ داری کی یاد میں بے چین رہتے ہیں، نیک کاموں کے باوجود ہمیشہ مذید نیک کاموں کی آرزو رکھتے اور اُس پر خوشحال رہتے ہیں، دن کا آغاز رات کی عبادت کے خوف سے کرتے ہیں، دن میں اللہ کی طرف سے طرف سے پہنچنے والے فضل و بخشش پر خوشحال رہتے ہیں اور اُس پر اُس کے شکر و بندگی پر ہمیشہ حراساں رہتے ہیں، اُن کی دُنیوی خوشحالی طوالانی نہیں ہوتی کیوں کہ وہ دنیا میں دل نہیں لگاتے اور آخرت کی فکر میں دنیا سے تا حدِ ضرورت حاصل کرتے ہیں کیوں کہ اُنہیں آخرت اور اُس کے دوام کا یقین اور دنیا اور اُس کے فنا کا بھی یقین ہوتا ہے لہٰذا دنیا کے ذریعہ آخرت کے حصول میں سُستی سے کام نہیں لیتے، اُن کی آرزوئیں بھی کم اور لغزشیں بھی کم ہوتی ہیں کیوں کہ اُنہیں اس فانی دنیا سے کُوچ کا یقین ہوتا ہے لہٰذا ہمیشہ حراساں قلب کے ساتھ اپنے پروردگار کو یاد رکھتے اور اپنے گناہوں سے بھی خوفزدہ رہتے ہیں اِسی لئے دُنیوی کاموں کو آسان لیتے ہوئے آخرت کے کاموں میں سخت گیر، اپنی شہوت پر کنٹرول کرنا، اپنے غصے کو پی جانا، اپنی رفتار میں نرمی رکھنا پڑوسیوں کا خیال رکھنا اُن کی عادت بن چکی ہوتی ہے اور اُن کے شر سے ہر ایک امان میں رہتا ہے کیوں کہ اُن سے کسی کو کوئی تکلیف نہیں پہنچتی

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اور اگر کوئی اُن سے راز کی بات کرتا ہے تو وہ اُس راز کو کسی دوسرے کے سامنے ذکر نہیں کرتے اور گواہی دینے میں دُشمن سے بھی گریز نہیں کرتے، اللہ کے لئے ریاکارانہ کام نہیں کرتے، کسی کے ساتھ نیکی کرتے ہوئے اُس سے کوئی لالچ نہیں رکھتے اور دوسروں کی طرف سے بُرائی واذیت پہنچنے سے آسودہ خاطر رہتے ہیں، اگر غافل افراد کے ساتھ بیٹھتے ہیں تو اُن کا شمار ہوشیار لوگوں میں ہوتا ہے اور اگر آگاہ لوگوں میں بھی بیٹھتے ہیں تو اُن کا شمار غافل لوگوں میں نہیں ہوتا ہے، اگر کوئی اُن پر ستم کرتا ہے تو وہ بخش دیتے ہیں، اگر کوئی اُنہیں محروم کرتا ہے تو وہ اُسے عطا کرتے ہیں اور جو اُن سے قطع رحمی کرتا ہے تو وہ اُس سے صلہ رحمی کرتے ہیں، وہ ہمیشہ بُردبار رہتے ہیں، جن کاموں کے کرنے میں شک کرتے ہیں اُن کاموں کو انجام دینے میں جلدی نہیں کرتے، لوگوں کی طرف سے بُرائی پہنچنے کا یقین ہوتے ہوئے اُن کے ساتھ بُرائی نہیں کرتے، اُن کی گفتار ہمیشہ نرم ہوتی ہے اور وہ لوگوں کو دھوکہ نہیں دیتے، اُن کی جانب سے ہمیشہ لوگوں کو نیکی پہنچتی ہے، سچائی اُن کا شیوہ، کردار میں نیکی، نیک کاموں کی عادت، بُرے کاموں سے دُوری، توانگری کی حالت میں شکر، تنگ دستی میں صبر واستقامت، دشمن پر بھی ظلم نہ کرنا، دوستوں کی دوستی میں کوتاہی نہ کرنا، جو چیز اُن کی نہیں ہوتی اُس کا وہ اِدعٰی نہیں کرتے اور جو حق اُن کی گردن پر ہوتا ہے اُس کا وہ انکار نہیں کرتے بغیر کسی کی گواہی کے اور اگر کوئی اُن کے پاس امانت رکھاتا ہے تو وہ اسکی حفاظت کرتے ہیں خیانت نہیں کرتے، کسی کو بُرے اَلقاب سے نہیں پکارتے، کسی پر بھی ستم نہیں کرتے، دوسروں سے حسد نہیں کرتے، اُن سے پڑوسیوں کو کوئی اذیت نہیں پہنچتی، کسی کی طرف سے سرزنش ہونے پر آزردہ نہیں ہوتے اور پلٹ کر اُس کی سرزنش نہیں کرتے، نماز پڑھنے میں کوتاہی نہیں کرتے، امانت کو ادا کرنے میں جلدی کرتے ہیں، نیک کاموں میں پیش قدم

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

رہتے اور گناہوں سے دُوری اختیار کرتے ہیں، بولتے ہیں تو سچ بولتے ہیں ورنہ خاموش رہتے ہیں، بلند آواز سے نہیں بولتے اور نہ ہنستے ہیں، جو مل جائے اُس پر راضی رہتے ہیں، غصہ میں اپنے آپ پر اور خواہشاتِ نفسانی پر کنٹرول رکھتے ہیں، بُخل کو اپنے اوپر غالب نہیں ہونے دیتے، جو مال اُن کا نہیں ہوتا اُس پر آنکھیں نہیں گاڑتے، اُن کی خاموشی بھی غور و فکر کا سبب ہوتی ہے، اُن کا سوال کرنا اپنی دانش میں اضافہ کے لئے ہوتا ہے نہ کہ مشاجرے کے لئے اور نہ دوسروں میں فخر و مباہات کرنے کے لئے اور نہ اُن کا کلام کرنا دوسروں کو گرانے کے لئے ہوتا ہے اگر کوئی اُن پر ستم بھی کرے تو وہ بُردباری سے کام لیتے ہیں کیوں کہ ایسے لوگوں کا انتقام اللہ لیتا ہے وہ لوگوں کی طرف سے اذیت میں رہتے ہیں مگر لوگ اُن کی طرف سے امان و سکون سے رہتے ہیں، اُن کا لوگوں سے دُور رہنا پرہیزگاری و پاکدامنی کے ساتھ ہوتا ہے اور لوگوں سے نزدیک ہونا اُن کی دلسوزی و مہربانی کی بنا پر ہوتا ہے اِسی لئے ایسے لوگوں کو لوگ اپنا ہمنوا سرپرست قرار دینے میں خوشی محسوس کرتے ہیں، پوچھنے والے نے پوچھا اے امیر المومنین کیوں آپ کو کوئی تکلیف نہیں پہنچتی، تو آپؑ نے ارشاد فرمایا: افسوس ہے تم پر تکلیف تو ہر ایک کو پہنچتی اور ہر ایک کو موت آتی ہے جو کہ اللہ تعالٰی کے دستِ قدرت میں ہے خاموش رہو کہ یہ کلام شیطان نے تمہاری زبان پر جاری کرایا ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۶۔ مومن کا غضب و رضا میں معتدل رہنا:

صفوان بن مہران امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: مومن وہ ہے جسے جب غصہ آتا ہے تو وہ سیدھے راستے سے ہٹتا نہیں ہے اور خوشحالی میں باطل راہ کو اختیار نہیں کرتا اور توانائی رکھتے ہوئے بھی دوسروں کے مال پر دست درازی نہیں کرتا اور اپنے حق سے زیادہ نہیں لیتا ہے۔

۳۷۔ تقویٰ کا دارومدار صرف گریہ پر نہیں ہے:

علی بن عبدالعزیز امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: اے علی بن عبدالعزیز گریہ کرنے والوں کا گریہ تمہیں دھوکہ نہ دے کیوں کہ پاکیزگی و پارسائی دلوں میں ہوتی ہے۔

۳۸۔ اسرارِ آلِ محمد علیہم السلام کے افشا کرنے کی ممانعت:

عبداللہ ابن سنان امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ کے بندوں: تمہیں تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرنے کی تاکید کرتا ہوں، لوگوں کو اپنے کندھوں پر سوار نہ کرو کہ اس کام سے رُسوا ہو جاؤگے، اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے کہ لوگوں سے اچھی طرح گفتگو کیا کرو، پھر فرماتا ہے اپنے بیماروں کی عیادت کیا کرو، ان کے تشییع جنازہ میں شرکت کیا کرو، اُن کے لئے گواہی دیا کرو، عبادت گاہوں میں اُن کے ساتھ دعائیں کیا کرو، اُن کے حقوق ادا کیا کرو، کس قدر سنگین و سخت ہے اُس گروہ کے لئے جو یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ اپنے پیشوا کے پیچھے چل رہے ہیں اور اُن کے فرامین پر عمل کر رہے ہیں مگر وہی رہنما جب اُنہیں

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نیکی کا حکم دیتے اور بُرائیوں سے روکتے ہیں تو یہی لوگ اُن کی باتوں کو قبول نہیں کرتے بلکہ اُن کے اسرار کو اُن کے دشمنوں کے سامنے فاش کرتے ہیں اور اُن کے دشمن ہمارے پاس آکر بتاتے ہیں کہ فلاں فلاں ایسے کہتے ہیں تو ہم اُن سے یہی کہیں گے کہ ہم اُن سے بیزار ہیں اور ہمارا اُن سے بیزار ہونا واجب ہے۔

۳۹: آئمہ علیہم السلام کی اپنے شیعوں سے توقعات:

عبداللہ بن زادا امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ ہم نے میدان منٰی میں حضرت سے ملاقات کرتے ہوئے سلام کیا اور سوال کیا کہ فرزندِ رسول ہم آپ کے چاہنے والے ہیں ہمیں کچھ نصیحتیں فرمائیں، ہم وعدہ کرتے ہیں کہ کہیں اُسے نقل نہیں کریں گے تو آپؑ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں تقویٰ و پرہیزگاری اور سچائی و امانت داری اور نیکی کی تاکید کرتا ہوں اُن لوگوں کے ساتھ جو تمہارے پاس رفت وآمد کرتے ہیں اور میں تمہیں دُرود بلند آواز میں پڑھنے اور بھوکوں کو سیر کرنے کی تاکید کرتا ہوں اور لوگوں کے ساتھ مساجد میں نماز ادا کرنے اور بیماروں کی عیادت کرنے، مرنے والوں کی تشییع جنازہ میں شرکت کرنے کی تاکید کرتا ہوں اور میرے والد (امام باقر علیہ السلام) فرماتے تھے کہ ہمارے پیروکاروں سے کہنا کہ وہ ہم خاندانِ پیغمبر ﷺ سے ہیں اگر لوگوں میں کوئی اہلِ علم یا اذان گو، یا کوئی (نیک) رہنما یا کوئی امانت دار اور راز دار ملے تو اُسے ہماری طرف رہنمائی کرنا اور اُسے ہمارا دشمن نہ بنانا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴۰۔ شیعوں کے اوصاف:

حمران بن اعین امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: میرے جدامام زین العابدین علیہ السلام ایک دفعہ گھر میں تشریف فرماتھے کہ کسی گروہ نے آکر دَق الباب کیاآپؑ نے کنیز سے کہاکہ ذرادیکھوکہ یہ دق الباب کرنے والے کون لوگ ہیں، آنے والوں نے کہاکہ ہم آپ کے پیروکار ہیں یہ سنکر حضرت اتنی تیزی سے دروازے کی طرف گئے کہ لگتاتھاکہ ابھی آپ زمین پر گرجائیں، دروازے پرجب آنے والوں کودیکھاتوفوری پلٹ آئےاور فرمایایہ جھوٹ بولتے ہیں کہ ہمارے پیروکار ہیں؟ان میں ہماری پیروی کی نشانی کیاہے؟ان میں (اللہ کی) بندگی میں سجدوں کے نشانات کہاں ہیں؟ کیوں کہ ہمارے پیروکار کثرت سے اللہ کی بندگی کے ذریعہ پہچانے جاتے ہیں (یعنی زیادہ معنوی واُخروی اُمور کی طرف توجہ کرنے والے ہوتے ہیں) پروردگار کی کثرتِ عبادت سے اُن کی ناک زخمی ہوجاتی اورپیشانی پر سجدوں کے نشانات پڑجاتے ہیں اورزیادہ روزے رکھنے کی وجہ سے لب خشک اور جسم لاغر ہوجاتےاورزیادہ عبادت کے لئے کھڑے رہنے کی بناپراُن کے پیروں پرورم پڑجاتے ہیں اورشب زندہ داری اور کثرت سے روزوں کی بناپراُن کے چہرے زردپڑجاتے ہیں، جب لوگ خاموش ہوتے ہیں تووہ تسبیحِ اِلٰہی میں مصروف ہوتے ہیں، جب لوگ سورہے ہوتے ہیں تووہ نمازمیں مشغول ہوتے ہیں، جب لوگ خوش ہوتے ہیں تووہ غمگین ہوتے ہیں، وہ دنیاسے کنارہ گیری سے پہچانے جاتے ہیں، اُن کی گفتگورحمت و بہشتی سرگرمی ہوتی ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴۱۔ مومن کے لئے چھ چیزوں کا اقرار ضروری ہے:

عمرو بن شمر امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: جو چھ چیزوں پر یقین رکھتا ہے وہ مومن ہے: ا۔معصیت کار و ستمگر افراد سے دور رہنے ۲۔ولایتِ محمد وآلِ محمد علیہم السلام پر ۳۔مسئلہ رجعت پر ۴۔مُتعہ کے حلال ہونے پر ۵۔سانپ مچھلی کے حرام ہونے پر ۶۔جوراب پر مسح کے جائز نہ ہونے پر۔

۴۲۔ مومن کی سخت مزاجی کی وجہ:

مسعدہ بن صدقہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ جب آپؑ سے کسی نے پوچھاکہ کیا وجہ ہے کہ مومن بعض چیزوں کے بارے میں سخت ہوتا ہے تو آپؑ نے ارشاد فرمایا: اس لئے کہ کتابِ اِلٰہی کی بلندی وعزت اُس کے دل میں ہے اور خالص ایمان اس میں پوشیدہ ہوتا ہے اور وہ اللہ کی پرستش کرتا ہے اور اللہ ورسول کے فرامین پر عمل کرتا ہے اس وجہ سے وہ ایسا ہوتا ہے، پھر آپؑ سے سوال ہوا کہ کیوں مومن بعض چیزوں کے بارے میں بُخل کرتا ہے تو آپؑ نے فرمایا: اس لئے کہ وہ حلال راہ سے روزی حاصل کرتا ہے اور کیوں کہ حلال روزی حاصل کرنا سخت ہوتا ہے لہٰذا وہ اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ حلال راہ سے حاصل کردہ چیز ضایع ہو یا اسراف ہو اس طرح اس کام پر اس کا غصہ ہونا یا ناراض ہونا بیجا نہیں ہے، پھر کسی نے پوچھا فرزند رسول مومن کی کیا نشانیاں ہیں، تو آپؑ نے فرمایا: مومن کی چار نشانیاں ہیں، ا۔اس کی نیند غرق ہونے والوں کو نجات دینے والوں کی سی ہوتی ہے، ۲۔اس کا غذا کھانا بیمار شخص کی مانند ہوتا ہے، ۳۔اس کا گریہ جوان مُردہ ماں کی طرح کا ہوتا ہے، ۴۔اس کا اُٹھنا بیٹھنا خوفزدہ شخص کی مانند ہوتا ہے، پھر آپؑ سے سوال ہوا کہ مومن شادی کیوں کرتا ہے تو آپؑ نے فرمایا: اپنے آپ کو فعلِ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حرام سے بچانے کی خاطر، پھر آپؑ نے فرمایا: مومن میں تین خصوصیات ایسی پائی جاتی ہیں جو کسی دوسرے میں نہیں پائی جاتی ہیں،۱۔جو اللہ تعالیٰ پسند و ناپسند کرتا ہے وہ بھی وہی پسند و ناپسند کرتا ہے،۲۔مومن کی طاقت اُس کے دل میں ہوتی ہے کیا تم نے ملاحظہ نہیں کیا کہ مومن لاغر و ناتوان بدن کے ساتھ راتوں کو (عبادت کے لئے جاگتا) اور دنوں میں روزے رکھتا ہے اور اپنے دین کی حفاظت کے لئے پہاڑوں سے بھی زیادہ قوی ہوتا ہے اس لئے کہ پہاڑوں میں بھی کثرتِ بارش سے سوراخ ہو جاتے ہیں لیکن مومن کے دین سے کوئی کمی نہیں کرسکتا ہے اِسی لئے ۳۔مومن دین کے مسئلہ میں بخیل ہوتا ہے تاکہ اُسے ہاتھ سے جانے نہ دے۔

۴۳۔مومن، مہاجر، مسلم، کافرق:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو نہ بتاؤں کہ کیوں مومن کا نام مومن رکھا گیا ہے، وہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ لوگ اُس پر اُسی طرح اطمینان کرتے ہیں جس طرح اپنی جان و مال پر اطمینان کرتے ہیں اور کیا میں تم لوگوں کو نہ بتاؤں کہ مسلمان کو مسلمان کیوں کہتے ہیں، وہ اس لئے کہتے ہیں کہ لوگ اُس کے ہاتھ و زبان سے محفوظ رہتے ہیں اور کیا میں تم لوگوں کو خبر نہ دوں کہ مہاجر کو مہاجر کیوں کہتے ہیں وہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ گناہوں اور ہر اُس کام سے ہجرت یعنی دوری کرنے والا ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو۔

۴۴۔مومنین کی علامات:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بُرے کام سے ناراحت ہو اور نیک کام سے خوش ہو وہ مومن ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴۵۔ مومنین کے لئے ناپسندیدہ باتیں:

سعد بن عبداللہ حُبابِ واسطی سے اور وہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: کتنا بُرا ہے اس مومن کے لئے جو وہ ایسے کام کرنے کی خواہش رکھتا ہو جس کے بجالانے میں اُسے ذلیل وخوار ہونا پڑے۔

۴۶۔ برص کے مرض سے حفاظت:

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: برص کے نشانات اللہ کی درگاہ سے رد کیۓ جانے کی مانند ہیں جو نہ ہم میں اور نہ ہماری ذریت میں اور نہ ہمارے پیروکاروں میں ہوتے ہیں۔

۴۷۔ مومن فولاد سے زیادہ قوی ہوتا ہے:

حصین بن عمر امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: بیشک مومن لوہے سے بھی زیادہ سخت ہوتا ہے کیوں کہ لوہا بھی جب آگ میں ڈالا جائے تو وہ متغیر ہو جاتا ہے جبکہ مومن کو قتل بھی کردیا جائے پھر زندہ کیا جائے پھر قتل کیا جائے تب بھی اُس کا قلب متغیر نہیں ہوتا ہے۔

۴۸۔ مومن بنکر آتے ہیں بنائے نہیں جاتے:

مفضل امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مومنین کو ایک ہی طرح کا خلق کیا ہے کہ نہ کوئی اُس میں اپنی مرضی سے داخل ہوسکتا ہے اور نہ اُس سے خارج ہوسکتا ہے مومنین کی مثال بدن میں سر کی سی ہے یا ہاتھ میں اُنگلیوں کی سی ہے لہٰذا اگر کسی کو اُن کا دشمن پاؤ تو اُن کے اُس سے دوری پر گواہی دو۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴۹۔موسمِ سرما میں مومن کی حالت:

محمد بن سلیمانِ دیلمی امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: سردیاں مومن کی بہار ہیں کیوں کہ سردیوں کی راتیں لمبی ہوتی ہیں جو مومن کو شب زندہ داری میں قوت دیتی ہیں۔

۵۰۔مومن دل کا اندھا نہیں ہوتا:

معاویہ بن عمار امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ مومن کو دُنیوی بلاؤں سے نہیں بچاتا ہے لیکن آخرت کی بلاؤں و شقاوت سے محفوظ رکھتا ہے۔

۵۱۔مومن محروم نہیں رہتا:

سعید بن غزوان امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: مومن غلط بات نہیں کرتا ہے۔

۵۲۔ایمان کی علامات:

صالح بن میثم امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: تین باتیں ایسی ہیں کہ جس میں بھی وہ پائی جائیں اُس کا ایمان مکمل ہے، ۱۔جو ستم کے مقابل میں بُردبار ہو، ۲۔جو غصہ پر کنٹرول رکھتا ہو، ۳۔جو درگزر کرنے والا ہو، تو یہ ایسے افراد میں سے ہے جنھیں اللہ تعالیٰ بہشت میں داخل کرے گا اور اللہ تعالیٰ ایسے افراد کی کثرت کے ساتھ شفاعت قبول کرے گا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۵۳۔ مومنین کو فراوانی بھی مصیبت نظر آتی ہے:

محمد بن احمد زید سے اور وہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اُس وقت تک مومن کہلانے کے قابل نہیں ہو جب تک لوگوں کے موردِ اطمینان قرار نہ پاؤ اور مصیبت کو نعمت کی مانند قبول نہ کرو، کیوں کہ سہولت کے وقت بلاؤں پر صبر کرنا عافیت سے بہتر ہے۔

۵۴۔ مومنین کی صفات:

محمد بن احمد امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ جب کسی نے حضرت سے مومن کی صفات کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے ارشاد فرمایا: مومن میں یہ صفات ہونی چاہییں: دین میں قوی ہو، نرم مزاج ہو، دُور اندیش ہو، ایمان میں یقین کے مرحلہ پر ہو، علم حاصل کرنے میں کوشاں ہو، سیدھی راہ کو طلب کرنے میں بانشاط و کوشاں ہو، نیکوکاریوں میں پیش قدم ہو، شُکر گزار ہو، اللہ کی راہ میں بخشش کرنے والا ہو، توانگری میں میانہ رو ہو، دشمن پر قدرت کے باوجود درگزر کرنے والا ہو، لوگوں کو نصیحت کرنے والا اور اللہ کی بندگی کی طرف بلانے والا ہو، دُنیا میں دل لگانے سے پرہیز کرنے والا ہو، اللہ کی راہ میں کوشش کرنے پر حریص ہو، دُنیوی گرفتاریوں میں اللہ کو یاد رکھنے والا ہو، سختیوں و دُشواریوں میں بُردبار ہو، نعمتوں کی فراوانیوں میں شکر گزار ہو، کسی کی غیبت نہ کرتا ہو، رشتہ داروں سے میل جول رکھتا ہو، تُند مزاج نہ ہو، سُست نہ ہو، شکم اُسے رُسوا کرنے والا نہ ہو، عورتوں کی شہوت اُسے اپنا اسیر نہ بنائے، لوگوں پر رشک نہ کرتا ہو، زندگی اور بخشش میں میانہ رو ہو، ستم دیدہ لوگوں کا پُشت پناہ ہو، بے پناہ لوگوں کا دِلسوز ہو، اُس کا اپنا نفس اُس سے رنج میں ہو اور لوگ اُس سے آرامش میں ہوں، دنیا میں دل نہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

لگانے والا ہو، لوگوں کی دھمکیوں سے ڈرنے والا نہ ہو، لوگوں کی دورُخی کے وقت وہ اپنی نیک رائے پر باقی رہنے والا ہو، دین کے مسئلہ میں سہل انگار نہ ہو، جب کوئی اس سے مشورہ کرے تو وہ اُس کی رہنمائی کرنے والا ہو، اگر کوئی اُس کی مدد کرے تو وہ اُسے عوض دینے والا ہو، بیہودہ و بے مقصد و بے فائدہ گفتگو سے بچنے والا ہو، یہ سب مومن کی خصوصیات ہیں۔

۵۵۔ مومن اللہ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتا:

ابی العلاامام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: بیشک مومن وہ ہے جس سے سب خوفزدہ رہتے ہوں کیوں کہ وہ دینِ الٰہی میں قوی ہوتا ہے اور وہ کسی سے نہیں ڈرتا یہ ہر مومن کی علامت ہے۔

۵۶۔ اللہ ہر ایک کے دل میں مومن کا رُعب ڈالتا ہے:

صفوانِ جمال امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز مومن کے سامنے خاکسار و خوفزدہ رہتی ہے پھر آپؑ نے فرمایا: مومن کا دل خالص و مخلص اور اللہ کی دوستی و بندگی میں گروی ہوتا ہے ہر چیز اُس سے ہراساں رہتی ہے حتیٰ شیر و دیگر درندہ جانور و پرندے وغیرہ۔

۵۷۔ اہلِ آسمان نورِ مومن کا مشاہدہ کرتے ہیں:

عمار بن موسیٰ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ جب آپؑ سے پوچھا گیا کہ کیا اہلِ زمین اہلِ آسمان کو دیکھ سکتے ہیں تو آپؑ نے ارشاد فرمایا: سوائے مومن کے کسی کو نہیں دیکھ سکتے کیوں کہ مومن نور سے ہے لہٰذا درخشاں ہوتا ہے، کسی نے پوچھا کیا اہلِ آسمان اہلِ زمین کو دیکھ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سکتے ہیں تو آپؑ نے ارشاد فرمایا: وہ بھی سوائے مومن کے کسی کو نہیں دیکھ سکتے کیوں کہ مومن نور سے ہے جو زمین پر درخشاں ہوتا ہے پھر آپؑ نے فرمایا: روزِ قیامت مومنین سوائے نور کے دوسری چیزوں کو نہیں دیکھیں گے۔

۵۸۔ مومن کے لئے اِلٰہی امداد:

زیاد قندی امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی مدد مومن کے لئے کافی ہے یہی کہ وہ دیکھے کہ اس کا دُشمن گناہوں میں مبتلا ہے اور اللہ نے اُسے گناہوں سے محفوظ رکھا ہوا ہے۔

۵۹۔ حسد، بُغض، بُزدلی، ایمان کی متضاد صفات ہیں:

سعد بن جُبن حارثی سے اور وہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: جن لوگوں میں بُخل، رشک، خوف ہو وہ دراصل ایمان نہیں رکھتے کیوں کہ مومن میں یہ تینوں صفات نہیں پائی جاتی ہیں۔

۶۰۔ مومن اپنے خلاف بھی سچی گواہی دیتا ہے:

محمد بن عطار بعض اصحاب کے واسطہ کے ذریعہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ستر مومنین کے کسی مومن کی تصدیق کرنے واظہارِ اطمینان کرنے اور اُسے اچھا شمار کرنے سے زیادہ خود اُسے اپنے اوپر اطمینان ہو۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

٦١۔اللہ ورسول اور اولیائے الٰہی کی سُنتیں:

سہل بن زیاد حارث بن دِلھاث غلامِ امام رضا علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: کوئی مومن کہلانے کے قابل نہیں جب تلک اس میں یہ تین صفات نہ پائی جاتی ہوں، ایک اِلٰہی صفت دوسری سنتِ پیغمبرﷺ تیسری ولی الٰہی کی سنت،ا۔اِلٰہی صفت لوگوں کے راز کو پوشیدہ رکھنے کے لحاظ سے ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے: (عالِمُ الْغيْبِ فَلايُظْهِرُعَلٰى غَيْبِهِ أَحداًإِلّاَمَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَسُولٍ) دوسری سنتِ نبوی جو کہ لوگوں سے مُدارا کرنا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا: خُذِالْعَفْوَ وَأْمُرْبِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجاهِلِينَ) تیسری ولی اِلٰہی کی سنت جو کہ سختیوں و بلاؤں کے مقابل میں صبر کرنا ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ قران میں ارشاد فرماتا ہے: (وَالصّابِرِينَ فِي الْبَأْساءِوَالضَّرّاءِ)

٦٢۔فرشتے سب کے اعمال لکھتے ہیں:

کسی نے امام موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام سے انسانوں پر مقرر دو فرشتوں کے بارے میں سوال کیا کہ کیا جب کوئی انسان بُرے یا اچھے کام کا ارادہ کرتا ہے تو وہ فرشتے اُسے جانتے ہیں تو آپؑ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے نزدیک خوشبو و بدبو دونوں برابر ہیں، اُس نے کہا نہیں، تو آپؑ نے فرمایا: جب انسان نیک کام کا ارادہ کرتا ہے تو اُس سے خوشبو اُٹھتی ہے تو دائیں جانب کا فرشتہ بائیں جانب کے فرشتے سے کہتا ہے کہ اس نے نیک کام کا ارادہ کیا ہے اور جب انسان اس کام کو انجام دیتا ہے تو اُس کی زبان اُس کے لُعابِ دہن کے جوہر کے ذریعہ اُسے لکھ لیتی ہے اور جب انسان بُرے کام کا ارادہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کرتا ہے تواُس سے بدبو اُٹھتی ہے تو بائیں جانب کافرشتہ دائیں جانب کے فرشتہ سے کہتا ہے کہ اس نے بُرے کام کاارادہ کیا ہےاورجب وہ اس کام کوانجام دیتا ہے تواُس کی زبان اس کے لُعابِ دہن کے جوہر سے اُسے لکھ لیتی ہے۔

۶۳۔ مومن کے شب وروز کیسے گزرتے ہیں:

محمد حنفیہؒ نقل کرتے ہیں کہ: جب جنگِ جمل کے بعدامیرالمومنین بصرہ گئےتواخنف بن قیس نے آپؑ کے لئے طعام کابندوبست کیااور حضرت اوراُن کے ساتھیوں کی طرف بھیجاحضرت نے اُسے قبول کیااوراُس سے کہاکہ میرے تمام ساتھیوں کو بلاؤ،جب وہ آئے تواخنف کہتے ہیں ان کی کھالیں خشک مشکیزوں کی طرح خشک ہوچکیں تھیں ،اخنف نے عرض کیایاامیرالمومنین ان لوگوں کی حالتیں ایسی کیوں ہیں غذاکی کمی کے سبب ہے یاجنگ کے خوف کی بناپر؟توحضرت نے فرمایا: اے اخنف ،اللہ تعالیٰ نےاس گروہ کوجس نے قیامت کےآنے سے پہلے اپنےآپ کو دنیاسے کنارہ کش کرتے ہوئےاپنےپروردگارکی بندگی میں مصروف کرلیااورعینُ الیقین کادرجہ حاصل کرلیا اور قیامت کےآنے سے پہلے اپنےآب کو قیامت کے لئے تیار کرلیاہےجس کی وجہ سےاِن کی یہ حالت ہوگئی ہے کیوں کہ یہ قیامت کواپنےسامنے مجسم کرکےاپنےآپ کوآتشِ جہنم سے بچانا چاہتے ہیں اوراپنے نامہ اعمال کواپنےسامنے کھلاہوادیکھ رہے ہیں اورگناہوں کے نتیجہ میں اپنے سامنےاپنی رُسوائی کودیکھتےہیں،ان کے نفس زیادہ رنج اُٹھاتے ہیں،تاریکی میں اپنےپروردگارکی بارگاہ میں شدید گریہ کرتے ہیں جس کی وجہ سےان کے ہونٹ خشک ہوچکےاورپیٹ کمرسے لگ چکے ہیں اوراِن کے جسموں کی یہ حالت ہوگئی ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۶۴۔ بہترین لوگوں کی علامات:

محمد بن یسار امام حسن عسکری علیہ السلام سے اور آپؑ اپنے جد رسولِ اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک دن اپنے بعض اصحاب سے ارشاد فرمایا: اللہ کی خاطر دوستی کرو اور اللہ ہی کی خاطر دشمنی کرو کیوں کہ تمہاری دوستی ودشمنی اللہ ہی کے لئے ہونی چاہیئے کیوں کہ تم دوستی بھی صرف اللہ ہی کی راہ سے حاصل کرتے ہو اور وہی انسان ایمان کا مزہ چکھے گا جو اپنے نماز وروزوں کا خیال رکھتا ہو لیکن افسوس آج کل تم لوگوں کی دوستی دنیا کے لئے ہوتی ہے دنیا ہی کے لئے آپس میں دوستی ودشمنی کرتے ہو تمہارا یہ کام تمہیں اللہ سے ہر گز بے نیاز نہیں کرسکے گا، کسی نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا: ہم کس طرح جانیں کہ ہماری دوستی ودُشمنی اللہ کے لئے ہے اور کون اللہ کا دوست ہے کہ اُس سے دوستی کریں اور کون اللہ کا دشمن ہے کہ اُس سے دشمنی رکھیں تو آپ ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اِس شخص کو دیکھو جو اِس سے دوستی رکھے تو تم بھی اُسے دوست رکھو اور جو اِس سے دشمنی رکھے تو تم بھی اُس سے دشمنی رکھو، اِسے دوست رکھنے والا چاہے اپنے باپ واولاد کا قاتل ہی کیوں نہ ہو اُسے دوست رکھو اور اِس سے دشمنی رکھنے والا چاہے تمہارے باپ واولاد ہی کیوں نہ ہوں اُن سے دشمنی رکھو۔

۶۵۔ دوستی ودشمنی کا معیار کیا ہونا چاہیئے:

محمد بن مسلم امام باقر علیہ السلام سے اور وہ اپنے جد رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جب کسی نے آنحضرت سے سوال کیا کہ بہترین بندوں کی کیا خصوصیات ہیں، تو آپ نے فرمایا: جو نیکی کرنے پر خوش اور گناہ سرزد ہونے پر ناراحت ہوتے ہوئے طلبِ مغفرت کرتے ہیں، اور نعمتیں ملنے پر شکر کرتے ہیں اور بلاؤں میں مبتلا ہوتے ہیں تو صبر کرتے ہیں، غصہ کے وقت صبر کرتے ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

٦٦۔اہلِ دین کی چند علامات:

ابوبصیر امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں اور آپؑ اپنے جدا میر المومنین علی علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: دین دار لوگوں کی کچھ علامات ہیں جن کے ذریعہ وہ پہچانے جاتے ہیں: سچ بولنا، امانات کا ادا کرنا، عہد و پیما کو پورا کرنا، صلح رحمی کرنا، زیردست لوگوں کے ساتھ دلسوزی کرنا، اور جو عورتوں کے ساتھ زیادہ نشت نہیں رکھتے، خوش اخلاق ہوتے ہیں، ایسے لوگوں کے ساتھ نشت و برخاست کرتے ہیں جن سے اُنہیں علم ودانش ملتے اور اللہ سے نذدیکی حاصل ہوتی ہے جس پر وہ خوش ہوتے ہیں، طوبٰی ایک درخت کا نام ہے جس کی جڑ بہشت میں اور اُس کا تنہ پیغمبر ﷺ کے گھر میں ہے اور کوئی مومن ایسا نہیں جس کے گھر میں اس درخت کی کوئی شاخ نہ ہو، جو بھی نیک خواہش مومن کے دل میں آتی ہے وہ اس شاخ کا نتیجہ ہوتی ہے اور وہ درختِ طوبٰی کا سایہ اِتنا وسیع ہے کہ اگر سوار سواری پر تیز رفتار کے ساتھ سو سال تک بھی سواری کرے تو اُس کا سایہ ختم نہیں ہوگا اور اگر اس درخت کے نیچے سے کوئی کوا اُڑ کر درخت کے اوپر جانا چاہے تو وہ اُس کے اوپر نہیں پہنچ سکے گا مگر یہ کہ اپنے شکستہ پروں کے ساتھ گرے گا، لہٰذا اے لوگوں درختِ طوبٰی کی طرف جلدی کرو کہ مومن کا نفس اس دنیا میں قیدی کی مانند ہے اور دوسرے لوگ آرام سے ہیں، جب رات ہوتی ہے تو مومنین اپنی جبین کو خاک پر رکھ کر اپنے خالق سے راز و نیاز کرتے ہیں اور اس سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اُنہیں جہنم کی آگ سے نجات دے لہٰذا اے لوگوں جیسا میں نے ذکر کیا ہے ویسے بنوں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

٦٧۔ مکارمِ اخلاق:

احمد بن محمد بن یحیٰ عطار امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی ﷺ کو بہترین خصوصیات کے ساتھ مخصوص قرار دیا ہے اور اُن کی زیادہ تر روِشوں کا تذکرہ کرتے ہوئے اُن کی تعریف کی ہے مثلا: یقین، قناعت، صبر، شکر، حلم، حُسنِ خُلق، سخاوت، غیرت، شجاعت، مروت وغیرہ کے ذکر کے ذریعہ۔

٦٨۔ مومن کے عقیدے کے بارے میں:

عبدالعظیم حسنی علیہ السلام نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا تو حضرت نے مجھے دیکھتے ہی ارشاد فرمایا: اے ابوالقاسم خوش آمدی بیشک کہ تم ہمارے دوست ہو، میں نے کہا اے فرزندِ رسول میں یہ چاہتا ہوں کہ اپنے دین کو آپ کے سامنے پیش کروں کہ اگر صحیح ہو تو آپ تصدیق کریں تاکہ اس حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کروں، حضرت نے فرمایا: ذکر کرو، تو میں نے کہا: اللہ وحدہ لاشریک ہے نہ وجود میں اور نہ صفات میں کسی کو اُس سے تشبیہ نہیں دی جاسکتی ہے، وہ جسم، صورت، عرض، جوہر نہیں رکھتا تمام مخلوق اُسی کی خلق کردہ ہیں وہ تمام صورتوں، اعراض، جواہر، اجسام اور ہر چیز کا خالق ہے اور ہر چیز اُسی کے اختیار میں ہے، وہی ہر چیز کو وجود بخشنے والا اور ہلاک کرنے والا اور حکیمِ مطلق ہے اور وہ کبھی کوئی بُرا کام نہیں کرتا ہے اور نہ کوئی واجب کام چھوڑتا ہے اور محمد ﷺ اس کے آخری نبی ہیں جن کے بعد قیامت تک کوئی اور نبی نہیں آئے گا اور اُن کا دین آخری دین ہے اور اللہ کی مخلوق میں علی ابن ابی طالب علیہما السلام اُن کے جانشین وصاحب الامر ہیں اُن کے بعد حسنؑ ابن علیؑ، اُن کے بعد حسینؑ بن علیؑ، اُن کے بعد علیؑ ابن حسینؑ، اُن کے بعد محمدؑ ابن علیؑ، اُن کے بعد جعفرؑ ابن محمدؑ، اُن

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کے بعد موسیٰؑ ابن جعفرؑ،اُن کے بعد علیؑ ابن موسیٰؑ،اُن کے بعد محمدؑ ابن علیؑ،اُن کے بعد آپ اُن کے وارث ہیں اے میرے مولاو آقا،اس کے بعد امام علی نقی علیہما السلام نے ارشاد فرمایا: کہ میرے بعد میرا بیٹا حسنؑ اور اُس کے بعد اُس کا بیٹا محمدؑ صاحب العصر ہوگا جو کہ طولانی غیبت کے بعد ظاہر ہوگا اور زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی، عبدالعظیم حسنی علیہ السلام اُن کا بھی اقرار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ بیشک اُن کا دوست اللہ کا دوست ہوگا اور اُن کا دشمن اللہ کا دشمن ہوگا،اُن کی اطاعت اللہ کی اطاعت اور اُن کی نافرمانی کرنے والا اللہ کا نافرمان ہوگا اور میں گواہی دیتا ہوں عقیدہ معراج، قبر کے سوال وجواب، بہشت ودوزخ،پل صراط اور قیامت کے بلاشک برپا ہونے کی اور اللہ تعالیٰ تمام مُردوں کو زندہ کرے گا اور ولایتِ اہلبیتؑ کے سوال کے بعد نماز،روزہ،حج،زکات،امر بالمعروف و نہی عن المنکر وغیرہ کے بارے میں اور حقوقِ والدین کے بارے میں اور مذہب ودین وعقیدے کے بارے میں پوچھے گا،یہ سب سنکر امام علی نقی علیہ السلام فرماتے ہیں: اے ابوالقاسم یہی دینِ الٰہی ہے جسے اللہ نے اپنے بندوں کے لئے پسند کیا ہے لہٰذا تم اِسی پر ثابت قدم رہو۔

۶۹۔چار چیزوں کا منکر شیعہ نہیں ہوسکتا:

محمد بن عمارہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ہمارے پیروکار چار چیزوں کا ہرگز انکار نہیں کرتے:۱۔معراج کا ۲۔روزِ قیامت کے سوال وجواب کا ۳۔بہشت ودوزخ کا ۴۔شفاعت کا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۷۰۔ معراج کا منکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منکر ہے:

امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جس نے معراج کا انکار کیا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جھوٹی کی نسبت دی۔

۷۱۔ ایمان کے اجزا:

فضل ابن شاذان امام علی رضا علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: جو اس بات کا اقرار کرے کہ اللہ وحدہ لا شریک ہے اور اس بات کا اقرار کرے کہ کوئی قوت و طاقت نہیں سوائے اللہ کے اور وہی سب کا خالق و رازق ہے، وہی قضا و قدر کا مالک ہے اور بندوں کے کام اللہ کی خلقتِ تقدیری سے مربوط ہیں نہ خلقتِ تکوینی سے یعنی بشر صاحبِ اختیار ہے اور اس کے نیک و بُرے اعمال اُسی سے مربوط ہیں جیسا کہ ارشاد ہوا: فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ) اور یہ کہ وہ گواہی دے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور امیر المومنین اور بعد کے آئمہ علیہم کے امام و حُجتِ اِلٰہی ہونے کی گواہی دے اور اُن کے دوستوں سے دوستی رکھے اور گناہانِ کبیرہ سے دُوری اختیار کرنے والا ہو، مسئلہ رجعت و مسئلہ متعہ حج، مسئلہ معراج، روزِ قیامت کے سوال و جواب، حوضِ کوثر، مسئلہ شفاعت، بہشت و دوزخ، پُلِ صراط، قبر سے اُٹھائے جانے، حساب و کتاب، جزا و سزا، اِن سب چیزوں کا یقین و اقرار کرنے والے حقیقی مومن اور خاندانِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقیقی پیروکار ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

فضائلِ شیعہ

ا۔علی علیہ السلام کے شیعوں کی عظمت:

ابن عمر رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جب میں نے آنحضرت ﷺ سے امیر المومنین علی علیہ السلام کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے ناراحت ہوتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو لوگ علیؑ کے اطراف میں جمع ہوئے ہیں اور علیؑ کے بارے میں سوال وجواب کرتے ہیں اُن کا اس سے کیا مطلب ہے؟ یاد رکھو علیؑ کا مقام اللہ کے نزدیک وہی ہے جو میرا مقام ہے، جس نے علیؑ کو دوست رکھا اُس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا اللہ اُس سے راضی ہوا اور جس سے اللہ راضی ہوا اُس کی جزا بہشت ہے، جو علیؑ کو دوست رکھتا ہے وہ دنیا سے اُس وقت تک نہیں جائے گا جب تلک اِسی دنیا میں حوضِ کوثر سے سیراب نہ ہو جائے، درختِ طوبیٰ سے نہ کھالے اور بہشت میں اپنی جگہ نہ دیکھ لے، جو علیؑ کو دوست رکھتا ہے اُسی کے نماز، روزہ اور دعائیں قبول ہوتی ہیں اور ملائکہ اُس کے لئے طلبِ مغفرت کرتے ہیں، اُس کے لئے بہشت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ جس دروازے سے وہ داخل ہونا چاہے داخل ہو، روزِ قیامت اللہ تعالیٰ اُس کے نامہ اعمال اُس کے دائیں ہاتھ میں دے گا اور اُس کا حساب آسان ہوگا انبیا کی مانند اور جو علیؑ کو دوست رکھے گا اللہ تعالیٰ موت کی سختی کو اُس پر آسان کردے گا، اُس کی قبر کو بہشتی ٹکڑا قرار دے گا، اُس کے بدن کی رگوں کے برابر اُسے حورانِ بہشتی عطا کرے گا، اُسکی ۸۰ کے قریب رشتہ داروں کے بارے میں شفاعت قبول کرے گا اُس میں جتنے مومنین کی محبت ہوگی اُن کی تعداد کے برابر اُسے بہشت میں شہر عطا کرے گا، یاد رکھو: جو علیؑ کو دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی روح قبض کرنے کے لئے اُنہیں فرشتوں کو بھیجتا ہے جنہیں اَنبیا کے پاس بھیجتا ہے اور اُس سے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مُنکر و نکیر کا خوف دور کر دیتا ہے اور اُس کے چہرے کو نورانی قرار دیتا ہے اُسے سید الشہدا حضرتِ حمزہؑ کے ساتھ محشور کرے گا، یاد رکھو: جو علیؑ کو دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ علم و دانش اس میں قرار دیتا ہے وہ سچا انسان ہوتا ہے اللہ اُسے خطاؤں سے محفوظ رکھتا ہے، اُس پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے، یاد رکھو: جو علیؑ کو دوست رکھتا ہے وہ زمین و آسمان میں مُحبِ حق شمار ہوتا ہے اور عرشِ اِلٰہی کے فرشتے اُسے پکار کر کہتے ہیں کہ اے اللہ کے بندے تم نے خالص عمل شروع کیا ہے جس کے سبب اللہ نے تمہارے گناہ معاف کر دیئے ہیں، یاد رکھو: جو علیؑ کو دوست رکھتا ہے وہ چودویں کے چاند کی مانند چمکتا ہوا محشر کے میدان میں وارد ہوگا اور اُس کے سر پر تاج رکھا جائے گا، لباسِ عزت اُسے پہنایا جائے گا، یاد رکھو: جو علیؑ کو دوست رکھتا ہے وہ پل صراط سے بجلی کی مانند گزر جائے گا اور اُسے دوزخ اور اُس کے عذاب سے بچنے کا امان نامہ دیا جائے گا اور اُس کا کوئی حساب و کتاب نہیں ہوگا، اس کے نامہ اعمال کو کھولا ہی نہیں جائے گا اور اُس سے کہا جائے گا کہ بغیر حساب کے بہشت میں داخل ہو جاؤ، یاد رکھو: جو علیؑ کو دوست رکھتا ہے فرشتے اُس سے مصافحہ کرتے ہیں اور انبیاؑ اُس سے ملاقات کو آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اُس کی حاجات کو پورا کرتا ہے جو آلِ محمد علیہم السلام کو دوست رکھتا ہے وہ حساب و کتاب کئے جانے اور پل صراط کی لرزش سے امان میں رہتا ہے اور جو آلِ محمد علیہم السلام سے دُشمنی رکھتا ہے وہ بہشت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا، ابو رجا کہتے ہیں حماد بن زید محبتِ آل محمد علیہم السلام رکھنے پر علنی فخر کیا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ یہی چیز اعمال کی قبولیت کا باعث ہو گی۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۔اہلبیت علیہم السلام کی محبت سات مقام پر فائدہ دے گی:

جابرابن عبداللہ انصاری علی ابن حسن سے وہ امام باقرعلیہ السلام اوروہ اپنے والدامام زین العابدین علیہ السلام سےاورآپؑ اپنےاجدادکے ذریعہ پیغمبراسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نےارشادفرمایا: میرےاہلبیتؑ کی محبت سات مقام پر تم لوگوں کے لئے مفید ہے:

۱۔موت کے وقت،۲۔قبرمیں،۳۔قبرسےاُٹھائےجانےکےوقت،۴۔نامہ اعمال ملتےوقت، ۵۔حساب وکتاب کےوقت،۶۔اعمال کےسوال وجواب کےوقت ۷۔پُل صراط سے گذرتے وقت۔

۳۔پُل صراط کی لغزش سے نجات کا سبب:

اسماعیل بن مسلم شعیری امام جعفرصادق علیہ السلام سےاورآپؑ اپنےاجدادکے ذریعہ پیغمبراسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نےارشادفرمایا: تم میں سے جس کی محبت میرے اہلبیتؑ سےزیادہ ہوگی اُس کے قدم پُل صراط پرلغزش سے محفوظ رہیں گے۔

۴۔محبتِ علی علیہ السلام کااہم ترین فائدہ:

ہشام بن حمزہ ثمالی امام جعفرصادق علیہ السلام سےاورآپؑ اپنےاجدادطاہرینؑ کے ذریعہ پیغمبراسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کو مخاطب کرتے ہوئےارشادفرمایا: اے علیؑ تمہاری محبت کسی مومن کے دل میں قرار نہیں پاتی مگریہ کہ اللہ تعالیٰ اُسےپُل صراط کی لغزش سے محفوظ کرتے ہوئےپُل صراط سے باآسانی گزاردے گا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۵۔ محبتِ علی علیہ السلام کے فوائد:

زید بن ثابت پیغمبر اسلام ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو علیؑ کو دوست رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ سورج و چاند کی روشنی جب تلک باقی ہے اُس کے لئے امن و امان لکھ دیتا ہے اور جو علیؑ سے دشمنی کرتا ہے وہ جہالت کی موت مرتا ہے اور چھوٹے چھوٹے کام کے بارے میں اُس سے پوچھا جائے گا۔

۶۔ روزِ قیامت چار چیزوں کے بارے میں سوال ہونا:

امیر المومنین علی علیہ السلام نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزِ قیامت سب سے پہلے انسانوں سے چار چیزوں کے بارے میں سوال ہوگا: ۱۔ جوانی کے بارے میں کہ کس طرح گزاری، ۲۔ عمر کے بارے میں کہ کیسے گزاری، ۳۔ مال کے بارے میں کہ کیسے حاصل کیا اور کہاں خرچ کیا، ۴۔ ہم اہلبیتؑ کی محبت کے بارے میں۔

۷۔ قرآن میں عالین سے مُراد کون لوگ ہیں؟:

ابی سعید خدری نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم کچھ اصحاب نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی شخص نے آکر آپ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کی شیطان سے اس گفتگو (أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعالِينَ) کے بارے میں پوچھا کہ اس آیت میں عالین سے مُراد کون ہیں کیا اس سے مُراد فرشتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے مُراد: میں، علی، فاطمہ، حسن، حسین علیہم السلام ہیں کیوں کہ ہم عرشِ اِلٰہی کے سامنے اللہ کی تسبیح میں مصروف تھے فرشتے ہماری تسبیح کو دیکھ کر تسبیح کر رہے تھے آدمؑ کی خلقت کے ہزار سال قبل سے پھر جب اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو خلق

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کیااوراُن کے آگے سجدے کا حکم دیا تووہ امر ہمارے لئے نہیں تھابلکہ فرشتوں کے لئے تھالہٰذا سب فرشتوں نے اس امر پر عمل کیاسوائے شیطان کے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اُس وقت شیطان سے مذکورہ خطاب کیاوہ ہم ہیں جن کے ذریعہ لوگ اللہ کے نذدیک ہوتے ہیں، ہمارے ہی ذریعہ لوگ ہدایت پاتے ہیں لہٰذا جو ہمیں دوست رکھے گااللہ تعالیٰ اُسے دوست رکھتے ہوئے بہشت عطا کرے گااور جو ہم سے دُشمنی کرے گااللہ بھی اُسے دشمن رکھتے ہوئے اُسے جہنم میں قرار دے گااور سوائے حلال زادے کے کوئی بھی ہم سے محبت نہیں کرے گا۔

۸۔ محبتِ اہلبیت علیہ السلام ملنے کی شرائط:

محمد بن حمران اپنے والد سے اور وہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشادفرمایا: ایک دن میں اور میرے والد مسجد نبوی گئےاور قبرِ رسول ومنبر کے درمیان اپنے چاہنے والوں کے ایک گروہ کو بیٹھے دیکھا میرے والد نے اُنہیں سلام کیااور فرمایا: اللہ کی قسم مجھے تم لوگوں کی وہ خوشبو بھی پسند ہے جو تم میں پرہیز گاراور نفس کے ساتھ جہاد کرنےاور ہم اہلبیتؑ سے محبت کے نتیجہ میں پائی جاتی ہے یادرکھوہماری محبت تقویٰ وپرہیزگاری اور حق کی راہ میں کوشش کئےبغیر حاصل نہیں ہوسکتی ہے کیوں کہ جو جس کی اقتدا کرتا ہےاوراس کے مطابق عمل ورفتار بھی رکھتاہےتووہ اللہ کا گروہ ہےاور اللہ کے پیروکارویاور ہو،اولین وآخرین میں سے دنیا میں ہماری محبت اورآخرت میں بہشت کی طرف سبقت لینے والوں میں سے ہو،اللہ ورسول کی جانب سے تم لوگوں کے لئے بہشت کی ضمانت ہے تم لوگ بھی پاک ہواور تمہاری عورتیں بھی پاک ہیں،ہر مومنہ عورت حورہےاورہر مردِ مومن تمہارادوست ہے پھرآپؑ نے فرمایاکہ ایک دفعہ امیرالمومنین علی علیہ السلام نے قنبر کو مخاطب کرکے کہا: تمہیں بشارت ہواور خوشحال ہوجاؤ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کہ اللہ کی قسم جب پیغمبر اسلام ﷺ اس دنیا سے گئے تو آپ ﷺ سب سے ناراض تھے سوائے پیروانِ اہلبیتؑ کے، یادرکھو ہر چیز کا ایک مقام و منزلت ہوتی ہے اور دینِ اسلام کا مقام و منزلت ہمارے پیروکار ہیں اور ہر ایک کا ایک سرور و سردار ہوتا ہے محافل و مجالس کے سرور و سردار ہمارے پیروار ہیں، ہر چیز کا ایک پیشوا اور ہنما ہوتا ہے تمام زمینوں کا پیشوا وہ زمین ہے جہاں ہمارے پیروکار رہتے ہیں، یادرکھو جگہوں میں بعض جگہیں پسندیدہ ہوتی ہیں زمین میں پسندیدہ جگہ وہ ہے جہاں ہمارے پیروکار آباد ہوں، اللہ کی قسم اگر زمین پر تم (شیعوں) میں سے اگر کوئی نہ ہوتا تو تمہارے مخالفین میں سے کوئی بھی خوبی و پاکیزگی میں حصہ نہیں پاسکتا تھا اور آخرت میں بھی کوئی حصہ نہیں پاسکتا تھا ہر ناصبی جو ہمارا و تمہارا دُشمن ہے وہ جتنی بھی عبادات کرلے وہ اس آیت (عامِلَةٌ ناصِبَةٌ تَصْلی ناراً حامِیَةً) کا مصداق ہے اور کوئی تمہارا مخالف بھی تمہارے حق میں دعا کرے تو اُس کی وہ دعا قبول ہوگی، اور تم میں سے جو کوئی حاجت طلب کرے تو اُس کے سو برابر اُسے عطا کیا جاتا ہے اور تم میں سے کوئی نیک کام کرے تو اُس کے اجر کو کوئی بھی شمار نہیں کرسکتا اور اگر تم میں سے کوئی کسی بُرے کام کا ارادہ کرتا ہے تو محمد و آل محمد علیہم السلام کی محبت اُسے اس بُرے کام سے روکتی ہے، اللہ کی قسم تمہارے روزہ دار افراد افطار تلک بہشتی باغات میں چلتے پھرتے ہیں اور فرشتے اُنہیں خوشخبریاں دیتے رہتے ہیں اور تمہارے حج و عمرہ کرنے والے اہلِ حق ہوتے ہیں، تم لوگ اللہ اور اُس کی ولایت و محبت کی طرف دعوت دینے والے ہو، تم لوگوں پر کوئی خوف و دُکھ نہ ہوگا تم سب بہشت میں جگہ پاؤگے، لہٰذا اچھے و نیک کاموں کی طرف رغبت کرو، اللہ کے بعد ہم سے بڑھکر کوئی بھی تم لوگوں سے نزدیک نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے ساتھ کتنا اچھا سلوک کیا ہے کہ اگر تم لوگ اپنے کاموں میں سُست نہ پڑتے تو تمہارے دشمن

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تمہیں سرزنش نہیں کرتے اور فرشتے گروہ گروہ تم لوگوں پر درود بھیجتے ہیں، حضرت علی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں ہمارے پیروکار اپنی قبروں سے بے خوف وہراس اُٹھیں گے جبکہ بقیہ تمام لوگ خوف وہراس کے عالم میں اُٹھیں گے۔

۹۔ پیروانِ علی علیہ السلام کو اللہ برائیوں سے دُور کرتا ہے:

حضرت ابوذرؓ نقل کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ایک دفعہ پیغمبر اسلام ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کے شانوں پر ہاتھ رکھ کر ارشاد فرمایا: اے علی جو ہمیں دوست رکھتا ہے وہ ہم میں سے ہے اور جو ہم سے دُشمنی رکھتا ہے وہ بے دین ہے ہمارے پیروکار اصلی نسل اور شرف و منزلت والے ہوتے ہیں، ملتِ ابراہیمی پر سوائے ہمارے اور ہمارے پیروکاروں کے کوئی نہیں ہے اللہ تعالیٰ اور فرشتے ہمارے پیروکاروں کو بُرائیوں سے اُسی طرح دُور کرتے ہیں جس طرح پھاوڑے سے گھر کو توڑا جاتا ہے۔

۱۰۔ علی علیہ السلام کی محبت گناہوں کو مِٹا دیتی ہے:

ابن عباس رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی محبت اُن کے پیروکاروں کے گناہوں کو اُسی طرح مِٹا دیتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔

۱۱۔ عرشِ اِلٰہی کے دائیں بائیں جگہ پانے والے:

عامر جہنی نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم اصحاب جن میں حضرت علی علیہ السلام وابوبکر و عمرو عثمان بھی تھے مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی اکرم ﷺ داخل ہوئے اور حضرت علی

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

علیہ السلام کے پاس بیٹھے اور دائیں بائیں دیکھتے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عرشِ الٰہی کے دائیں بائیں کچھ ایسے افراد ہیں جن کے چہرے نورانی ہیں، ابو بکر اُٹھے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ، کیا میں اُن میں سے ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھو، پھر عمر اُٹھے اور ابو بکر کے جملات کو تکرار کیا آپ ﷺ نے اُن سے بھی کہا کہ بیٹھو، جب ابن مسعود نے دیکھا کہ اُن دونوں افراد نے اُٹھ کر پوچھا اور آنحضرت ﷺ نے اُنہیں بٹھادیا تو وہ اُٹھے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں آپ ذرا عرش کے اطراف کے اُن نورانی حضرات کی خصوصیات ہمیں بتائیں تا کہ ہم اُن خصوصیات کے ذریعہ اُنہیں پہچان سکیں تو آنحضرت ﷺ نے اپنے ہاتھ کو حضرت علی علیہ السلام کے کندھے پر رکھتے ہوئے ارشاد فرمایا: وہ اِس کے پیروکار ہیں۔

۱۲۔ امامِ عادل سے نزدیک ہونے کے فوائد اور دور ہونے کے نقصانات:

حبیب سجستانی امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپؑ اپنے جدرسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو لوگ میرے غیر کی طرف سے منصوب ظالم حاکم کے نزدیک ہوتے یا اُسے دوست رکھتے ہیں چاہے وہ خود جتنے بھی با تقویٰ ہوں میں اُنہیں عذاب کروں گا اور جو میری جانب سے منصوب امامِ عادل کے نزدیک ہوتا اور اُس کی پیروی کرتا ہے تو میں اُسے بخش دیتا ہوں چاہے وہ اپنے اعمال میں ظالم و بدکردار ہی کیوں نہ ہو۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۳۔اللہ کی طرف سے دعوت شدہ واہلِ توفیق:

ابو حمزہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ہم لوگوں سے مخاطب ہو کر اِرشاد فرمایا: تم لوگ اللہ کی جانب سے اہلِ تحیت ورحمت واکرام واہلِ حق واہلِ توفیق اور اللہ کی پناہ میں، اللہ کے دعوت شدہ اور اُس کی بندگی کرنے والے ہو لہٰذا تم لوگوں پر حساب وکتاب کا کوئی خوف نہیں ہے۔

۱۴۔ولایتِ اہلبیت علیہم السلام کے فوائد:

ابو حمزہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ہمارے پیروکاروں کے گناہ لکھے جانے کو اُٹھالیا گیا ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ اُن کی حفاظت کرتا ہے اور اس نے اُنہیں ہماری ولایت کے تحت محفوظ کر دیا ہے۔

۱۵۔اللہ تعالیٰ کس قوم سے راضی ہے:

ابو حمزہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: بیشک میں جانتا ہوں ایسی قوم کو جسے اللہ نے بخش دیا ہے اور اللہ اُن سے راضی ہے اور اللہ اُنہیں محفوظ رکھتا اور اُن پر مہربان ہے اور اُنہیں ہر طرح کی برائیوں سے محفوظ رکھتا اور اُن کی مدد کرتا اور اُن کی ہر اچھی چیز کی طرف رہنمائی کرتا ہے، کسی نے سوال کیا: فرزندِ رسول وہ کون لوگ ہیں؟ تو آپؑ نے فرمایا: وہ علی واولادِ علی علیہم السلام کے نیکوکار پیروکار ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۶۔ روزِ قیامت کون لوگ کن لوگوں پر گواہی دیں گے:

اِمام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ہم اپنے پیروکاروں پر گواہ ہیں اور ہمارے پیروکار باقی تمام لوگوں پر گواہی دیں گے اور ہمارے پیروکاروں کی گواہی کے تحت لوگ اپنی جزاوسزا کو پہنچیں گے۔

۱۷۔ نبی اکرم ﷺ کی حضرت علی علیہ السلام سے تفصیلی گفتگو:

ابوبصیر امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: نبی ﷺ نے امیر المومنین علی علیہ السلام کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا: اے علیؑ: اللہ تعالیٰ نے ضعیف و کمزور افراد کو تمہاری دوستی بخشی ہے اور میں اُن کی برادری پر راضی ہوا اور وہ بھی اس بات پر کہ تم اُن کے پیشوا قرار پائے راضی ہیں خوش قسمت ہیں وہ افراد جو تمہیں دوست رکھتے اور تمہاری تصدیق کرتے ہیں، افسوس ہے اُن پر جو تم سے دُشمنی رکھیں اور تمہاری تکذیب کریں، اے علیؑ: تم اُمت کے عالم ہو جس نے تمہیں دوست رکھا وہ کامیاب ہوا اور جس نے تم سے دُشمنی کی وہ ہلاک ہوا، اے علیؑ: میں شہرِ علم ہوں تم اُس کا دروازہ ہو، کیا شہر میں بغیر دروازے کے داخل ہوا جاسکتا ہے؟ اے علیؑ: تمہارے محبین سب سے زیادہ اللہ کی تسبیح کرنے والے ہیں اور وہ اس پر پابندی کرنے والے ہیں، جو کُہنے لباس والا اللہ کو تمہارا واسطہ دیکر دعا کرے تو اُس کی دعا قبول ہوتی ہے، اے علیؑ: تمہارے دوست گناہوں سے پاکیزہ ہوتے ہیں، اُن کی دوستی بھی تمہاری خاطر اور اُن کی دُشمنی بھی تمہاری خاطر ہوتی ہے، اگرچہ وہ لوگوں کی نظر میں چھوٹے شمار ہوتے ہیں مگر اللہ کے نزدیک اُن کا بڑا مرتبہ ہے، اے علیؑ: تمہارے دوست بہشتی اور مقربانِ درگاہِ پروردگار ہیں، اور وہ دُنیا کے اُن سے پُشت کرنے پر ناراحت نہیں ہوتے ہیں، اے علیؑ: میں اُس کا دوست ہوں جو تمہارا

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

دوست ہےاور میں اُس کا دشمن ہوں جو تمہارا دُشمن ہے، جس نے تمہیں دوست رکھا اُس نے مجھ سے دوستی کی، جس نے تم سے دُشمنی کی اُس نے مجھ سے دُشمنی کی، اے علیؑ: تمہارے دوست وہ ہیں جو دنیا میں ریاضت والے، روزہ دار پُرانے لباس پہننے والے، اور تارکینِ دنیا کہلائے جاتے ہیں، اے علیؑ: تمہارے دوست تین مواقع پر خوش حال ہوتے ہیں: ا۔ جان دیتے وقت کیوں کہ اُس وقت میں اور تم اُنہیں دیکھ رہے ہوتے ہیں، ۲۔ قبر میں سوال وجواب کے وقت، ۳۔ پُل صراط سے گذرتے وقت جب لوگوں سے اُن کے ایمان کے بارے میں سوال ہوگا اور لوگ جواب نہیں دے سکیں گے، اے علیؑ: تم سے جنگ مجھ سے جنگ ہے اور مجھ سے جنگ اللہ سے جنگ ہے اور تم سے صُلح مجھ سے صُلح ہے اور مجھ سے صُلح اللہ سے صُلح ہے، اے علیؑ: اپنے دوستوں کو یہ بشارت دیدو کہ عالمین کا پروردگار اُن سے راضی ہے کیوں کہ وہ تمہاری ولایت اور دوستی پر راضی ہیں، اے علیؑ: تم مومنین کے امیر اور نورانی صورتوں والوں کے پیشوا ہو، اے علیؑ: تمہارے پیروکار خندہ پیشانی والے ہوتے ہیں اور اگر تم اور تمہارے پیروکار نہ ہوتے تو اللہ کا دین برقرار نہیں رہ سکتا تھا اور آسمان سے زمین پر بارش کا قطرہ بھی نہ برستا، اے علیؑ: بہشت میں تمہارے لئے گنج ہے اور تم اِس اُمت کے ذوالقرنین ہو (یعنی صاحبِ حُسنِ ظاہری و باطنی ہو) تمہارے پیروکار اللہ کا لشکر ہیں اللہ نے تم لوگوں کو اپنی مخلوق میں انتخاب کیا ہے، اے علیؑ: میں اور تم پہلے دو افراد ہیں جو زمین سے اُٹھیں گے پھر باقی سب لوگ اپنی اپنی قبروں سے نکلیں گے، اے علیؑ: تم اور تمہارے پیروکار حوضِ کوثر سے اپنے دوستوں کو سیراب کروگے اور اپنے دشمنوں کو حوضِ کوثر سے دُور کرو گے اور تم لوگ روزِ قیامت عرشِ اِلٰہی کے سائے میں سکون کے ساتھ رہوگے جبکہ تمہارے دُشمن غمگین ونالہ وفریاد کررہے ہوں گے، تم لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے جس میں ارشاد ہوا: إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَى أُولَئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ، لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَهُمْ فِي مَااشْتَهَتْ أَنْفُسُهُمْ خالِدُونَ،لايَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُوَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلائِكَةُ هذايَوْمُكُمُ الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ)یعنی: بیشک جن لوگوں کے لئے ہماری طرف سے نیکی مقدّر ہو چکی ہے اُنہیں جہنم سے دور رکھا جائے گا، بہشتی لوگ جہنم کی ہلکی آواز بھی نہیں سنیں گے اور وہ اپنی خواہش کے مطابق ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بہشت میں رہنے والے ہیں، اُنہیں قیامت کی ہولناکی رنجیدہ نہ کر سکے گی اور ملائکہ ان سے ملاقات کرتے ہوئے کہیں گے کہ یہی وہ دن ہے جس کا تم لوگوں سے وعدہ کیا گیا تھا۔ (سورہ انبیا آیات ۱۰۱تا۱۰۳) اے علیؑ: بہشت کے نگہبان فرشتے تم اور تمہارے پیروکاروں کے مشتاق ہیں اور عرش کی حفاظت کرنے والے اور مقربانِ درگاہِ الٰہی کے فرشتے تم اور تمہارے پیرکاروں کے لئے دعا کرتے ہیں اور پروردگار کی بارگاہ میں تم سے دوستی قائم کروانے کی اِلتجا کرتے ہیں، جس طرح کوئی اپنے کسی دُور دَراز سے آنے والے مہمان سے خوش ہوتا ہے اسی طرح وہ فرشتے تم لوگوں سے ملنے پر خوش ہوتے ہیں، اے علیؑ: تمہارے پیروکار تنہائی میں اللہ سے ڈرتے ہیں اور اعلانیہ بھی اللہ کے مُطیع بندے ہوتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی حق کی پیروی کا حکم دیتے ہیں، اے علیؑ: تمہارے پیروکار ایمان و تقویٰ کے عالی درجات کی طرف رغبت رکھنے والے اور اُس پر چلنے والے ہوتے ہیں کیوں کہ وہ جانتے ہیں کہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے حضور بغیر گناہوں کے پیش ہونا ہے، اے علیؑ: تمہارے پیروکاروں کے اعمال کو ہر جمعہ کے دن میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے جن کے نیک اعمال سے میں خوش ہوتا ہوں تو اُن کے لئے اللہ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں، اے علیؑ: تورات میں تمہیں اور تمہارے پیروکاروں کو نیکی سے یاد کیا گیا ہے اُن کی خلقت سے بھی پہلے، انجیل میں (اِلیا) کو بھی بڑا شمار کیا گیا ہے مگر اُن کے پیروکاروں کو صرف کتاب میں لکھے ہونے کی حد تک لوگ جانتے ہیں، اے علیؑ: تمہارے پیروکاروں کو زمین سے زیادہ آسمان پر نیکی سے یاد کیا جاتا ہے اور اُن کے نام لئے جاتے ہیں، خیر وخوبی اُن کے ہمراہ ہے کیوں

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کہ وہ ہر دم اپنے پروردکار کی بندگی میں اضافہ کرتے ہیں، اے علیؑ: تمہارے پیروکاروں کی ارواح کوخواب میں آسمان پر لے جایا جاتا ہےاور فرشتے چاند دیکھ کر خوش ہونے والے لوگوں کی مانند اُن کے اُس مقام و منزلت کو جو اللہ نے اُنہیں عطا کیا ہے اُن کی طرف شوق سے دیکھتے ہیں، اے علیؑ: اپنے عارف پیروکاروں سے کہو کہ وہ دشمنوں والے گناہوں سے مخلوط اعمال سے اجتناب کریں، ہر روز و شب جو اُن پر گزرتے ہیں اللہ کی ایک نئی رحمت اُنہیں اپنے سائے میں لیتی ہے لہٰذا اُن سے کہو کہ جہاں تک ممکن ہو گناہوں سے بچیں، اے علیؑ: جو تمہارے پیروکاروں کے فضائل میں کمی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن پر غضبناک ہوتا ہےاور جو تم سے اور تمہارے پیروکاروں سے جُدا ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن پر زیادہ غضبناک ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اُن پر جو تمہارے اور تمہارے پیروکاروں کی جگہ دوسروں کو اختیار کرتے اور تم لوگوں کے دشمنوں کی طرف رجوع کرتے ہیں اور تمہیں اور تمہارے پیروکاروں کو ترک کرتے اور گمراہی کو اختیار کرتے اور تم اور تمہارے پیروکاروں سے دُشمنی رکھتے اور اہلبیتِ نبی اور تمہارے پیروکاروں کا خون بہاتے اور اُن کی جان ومال کو مباح جانتے اور ہم پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں سخت غضبناک ہوتا ہے، اے علیؑ: تم اپنے پیروکاروں کو جنہیں نہ میں نے دیکھا ہے اور نہ اُنھوں نے مجھے دیکھا ہے میرا اسلام پہنچا دینا اور اُنہیں میرا یہ پیغام دے دینا کہ وہ میرے بھائی ہیں اور میں اُن کے دیدار کا مشتاق رہوں گا بالاخص وہ جو میرے علم کو دنیاں والوں تک پہنچاتے اور حبل اُللہ سے متمسک رہتے ہیں اور اُس متمسک رہنے کے نتیجہ میں وہ اپنے آپ کو ہلاکت سے محفوظ رکھتے ہیں اور اللہ کی بندگی میں کوشاں رہتے ہیں، ایسوں کو ہم ہدایت سے ضلالت کی طرف نہیں جانیں دیں گے اور اُنہیں خبر دینا کہ اُن کا پروردگار اُن سے راضی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کی نسبت ایسے بندوں پر اِفتخار کرتا ہے اور ہر جمعہ کو اُنہیں اپنی خاص رحمت سے سرافراز فرماتا ہے اور فرشتوں کو اُن کے لئے طلبِ مغفرت

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کرنے کا حکم دیتا ہے، اے علیؑ: جو تم سے میری خاطر دوستی رکھتے ہیں اور اس طرح اللہ کا تقرب حاصل کرتے ہیں ایسے ہی لوگ تم سے خالصانہ محبت کرتے ہیں اور تمہیں اپنے ماں باپ و اولاد سب پر ترجیح دیتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے تمہاری راہ کو اختیار کیا ہے اور ہماری محبت کی راہ میں پیش آنے والی ہر طرح کی تلخی و سختی و زخم زبان کو تحمل کرتے ہیں لہٰذا ایسے لوگوں کے ساتھ دلسوز رہنا اور اُن کی دوستی پر قناعت کرنا، اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں میں ہماری نسبت دانائی عطا کی ہے اور دوسرے لوگوں کی نسبت اُنہیں انتخاب کیا اور اُنہیں ہماری طینت سے خلق کیا اور اپنی ربوبیت و عبودیت اور ہماری ولایت و محبت کو اُن کے دلوں میں جگہ دی ہے اور اُن کے قلوب کو حق کا ملازم قرار دیا اور اُن کے قلوب کو شرح صدر قرار دیا اور ہماری ولایت سے اُنہیں متمسک قرار دیا جو ہمارے مخالفین کے لئے قرار نہیں دیا، باوجود اس کے کہ اُن کی دنیا خطرے میں ہوتی ہے اور حاکمان وقت بھی اُنہیں اذیت دیتے ہیں پھر بھی اللہ تعالیٰ نے اُن کے ہاتھ ایک دوسرے کے ہاتھ میں قرار دیئے اور اُن میں اُلفتیں قرار دیں اور ہدایت کی راہ اُن کے لئے قرار دی تاکہ وہ اپنے آپ کو گمراہی سے نجات دے سکیں جبکہ دوسرے لوگ گمراہیوں میں مبتلا اور خواہشاتِ نفسانی میں گرفتار ہیں اور اپنے دائیں، بائیں کی شناخت نہیں رکھتے ہیں اور اللہ کی حجت و نشانی کو دیکھنے سے عاجز ہیں اور جو کچھ اُن کے پاس آیا اس (کی حقیقت کو سمجھنے سے) محروم ہیں، اور صبح و شب غضبِ پروردگار کے موجب ہیں، جبکہ تمہارے شیعہ حق کی راہ پر ہیں اور اُن کے مخالفین اُن سے اُنس نہیں رکھتے، نہ دنیا اُن کے ساتھ سازگار ہے اور نہ وہ دنیا کے ساتھ سازگاری رکھتے ہیں وہ تاریکی کو دور کرنے والے چراغ ہیں جو ظلمتوں و تاریکیوں کے لئے روشنائی ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۸۔آخرت میں کس کے ساتھ کیا ہوگا:

محمد بن سلیمان نے اپنے والد سلیمان دیلمی کے ذریعہ نقل کیا کہ ایک دفعہ ابو بصیر امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت بحالتِ پریشان وارد ہوئے تو امامؑ نے اُن سے پوچھا اے ابو بصیر یہ تمہارا کیا حال ہے تو اُنھوں نے کہا فرزندِ رسول میرا سِن زیادہ ہو چکا ہے میرا مغز گل چکا ہے موت میرے سر پر کھڑی ہے جبکہ مجھے ابھی تک یہی نہیں پتہ کے آخرت میں میرے ساتھ کیا ہوگا تو آپؑ نے فرمایا: اے ابو بصیر یہ تم کہہ رہے ہو؟ اُنھوں نے کہا کیوں نہ کہوں، میں آپ پر قربان، تو حضرت نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پیروکاروں کے لئے اس بات کو ناپسند کرتا ہے کہ وہ اُنہیں عذاب کرے یا اُن سے حساب وکتاب لے، ابو بصیر، نے عرض کی: میں آپ پر قربان یہ خصوصیت صرف ہمارے (یعنی آپ کے پیروکاروں کے) لئے ہے یا تمام اہلِ توحید کے لئے ہے؟ تو آپؑ نے فرمایا: یہ صرف تم لوگوں کے لئے ہے نہ کہ دوسرے لوگوں کے لئے کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مومنین میں بوڑھا میری جانب سے نور ہے اور مجھے شرم آتی ہے کہ اپنے اس نور کو اپنی آگ میں جلاؤں (کہا گیا ہے کہ) بڑھاپا عقل کی زینت اور عزت ووقار کی نشانی ہے ابو بصیر نے کہا میں آپ پر قربان، ہم (دُشمن کی جانب سے) موردِ حملہ قرار پائیں ہیں جنھوں نے ہماری کمر توڑدی ہے، ہمارے دلوں کو مُردہ بنادیا ہے اور اُن کے قاضیوں نے ہمارے خون کو حلال قرار دیا ہے اُن کی اُن روایات کے تحت جو اُن کے فقہانے اُن کے لئے بیان کیں ہیں، تو امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم اُنھوں نے تمہارا نام رافضی نہیں رکھا ہے بلکہ اللہ نے یہ نام تم لوگوں کے لئے انتخاب کیا ہے کیا تمہیں نہیں معلوم کہ ستر افراد بنی اسرائیل کے جب فرعون کی گمراہی اُن کے لئے آشکار ہوئی تو اُنھوں نے اُسے ترک کردیا اور حضرتِ موسیٰؑ سے جاملے جب ہدایت اُن پر

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آشکار ہو گئی لہٰذا یہ افراد موسیٰؑ کے لشکر میں رافضیہ مشہور ہو گئے کیوں کہ اس گروہ نے فرعون کو ترک کیا اور اللہ کی بندگی اور موسیٰؑ وہارون اور اُن کی اولادوں کی محبت پر ڈٹے رہے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کو وحی کی کہ تورات میں اُنہیں میں نے اسی نام ولقب سے نوازا ہے لہٰذا موسیٰؑ نے یہ نام اُن کے لئے قرار دیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس نام کو اپنے پاس ذخیرہ کر کے تمہیں یہ نام عطا کیا،

اے ابو محمد: تمہارے دشمنوں نے خیر کو ترک کیا اور تم لوگوں نے خیر کی خاطر شر کو ترک کیا ہے دوسرے لوگ متفرق ہو گئے اور تم لوگ اہلبیتِ پیغمبر ﷺ کے ساتھ پیوست رہے اور اللہ کی راہ پر گامزن رہے اور جو اللہ نے چاہا تم لوگوں نے بھی وہی چاہا اور اختیار کیا، تم لوگوں کو بشارت ہو کہ رحمت وعنایتِ پروردگار تمہارے شاملِ حال ہے اعمال کے لحاظ سے تم لوگ نیکوکار ہو، تمہارے گنہگار افراد اللہ تعالیٰ کی بخشش کے مستحق ہیں اگر کوئی اس راہ سے جس پر تم لوگ ہو (جو ہم اہلِ بیتؑ کی ولایت کا قبول کرنا ہے) نہ چلے تو اُس کی کوئی نیکی قبول نہیں ہو گی اور نہ وہ بخشے ہی جائیں گے،

اے ابو محمد: اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے فرشتے ہیں جو ہمارے پیروکاروں کے گناہ اس طرح سے گراتے ہیں جیسے خزاں کے موسم میں درختوں سے پتے گرتے ہیں یہ مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا ہے جو وہ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے: وَالْمَلائِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا) یہ ملائکہ کا استغفار صرف تم لوگوں کو شامل ہے نہ کہ دوسرے لوگوں کو،

اے ابو محمد: کیا اب تم خوش ہو گئے، انھوں نے کہا میں آپ پر فدا مزید کچھ فرمائیں، تو حضرت نے فرمایا: اے ابو محمد: اللہ تعالیٰ نے کسی بھی نبی کے جانشین کو استثنا نہیں کیا ہے مگر امیر المومنین علی علیہ السلام اور اُن کے پیروکاروں کو استثنا کرتے ہوئے اُن کے بارے میں ارشاد فرمایا: يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَنْ مَوْلًى شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ، إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ)

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اے ابو محمد: کیا تم خوش ہو گئے، وہ کہتے ہیں: میں آپ پر قربان مزید کچھ فرمائیں، تو حضرت نے فرمایا: اس آیت کے مصداق تم لوگ ہو: یاعِبادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُواعَلَى أَنْفُسِهِمْ لاتَقْنَطُوامِنْ رَحْمَةِاللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُالذُّنُوبَ جَمِيعاًإِنَّهُ هُوَالْغَفُورُالرَّحِيمُ)اللہ کی قسم اس آیت میں سوائے تم لوگوں کے کوئی دوسرا مصداق نہیں ہے، پھر آپؑ نے فرمایا: اے ابو محمد: کیا اب خوش ہو گئے، وہ کہتے ہیں میں آپ پر قربان مزید کچھ فرمائیں، تو آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں تم لوگوں کو یوں یاد کیا ہے: إِنَّ عِبادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطانٌ)اللہ کی قسم اس آیت کے مصداق سوائے اہلبیتؑ اور اُن کے پیروکاروں کے علاوہ کوئی نہیں ہے، پھر فرمایا: اے ابو محمد: اب تم خوشحال ہو گئے، وہ کہتے ہیں میں آپ پر فدا ہو جاؤں مزید فرمایئے تو آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں تم لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے: فَأُولئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَداءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولئِكَ رَفِيقاً) اس آیت میں (النبیین) سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور (صدیقین وشہدا) سے مُراد ہم اہلبیتؑ ہیں اور (صالحین) تم لوگ ہو اور تم لوگوں کو نیک دوستوں سے تعبیر کیا گیا ہے، پھر آپؑ نے ارشاد فرمایا: اے ابو محمد، کیا اب خوش ہو گئے، وہ کہتے ہیں میں آپ پر قربان مزید کچھ فرمائیں، تو آپؑ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن میں تمہارے دشمنوں کے آتش میں قرار دیئے جانے کا ذکر کرتے ہوئے تمہارے بارے میں یوں ارشاد فرمایا: مالَنالانَرى رِجالًا كُنّانَعُدُّهُمْ مِنَ الْأَشْرارِأَتَّخَذْناهُمْ سِخْرِيًّاأَمْ زاغَتْ عَنْهُمُ الْأَبْصارُ)اس آیت میں تم لوگوں کے علاوہ کسی کا ارادہ نہیں کیا گیا ہے کیوں کہ اس دنیا میں صرف تم لوگ ہو جو

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

باقی لوگوں کی نظر میں بدترین افراد شمار ہوتے ہو اور تم لوگ بہشتِ بریں میں قرار پانے والے ہو، جبکہ تمہارے دشمن جہنم میں تمہیں تلاش کر رہے ہوں گے، پھر حضرت نے فرمایا: اے ابو محمد: کیا اب خوش ہو گئے، اُنھوں نے کہا: میں آپ پر فدا مندید فرمائیں، تو حضرت نے ارشاد فرمایا: جو آیت بھی بہشت واہلِ بہشت کے بارے میں نازل ہوئی ہے اس میں مُراد ہم اور ہمارے پیروکار افراد ہیں اور جو آیت بھی جہنم اور جہنمیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے وہ ہمارے دشمنوں اور مخالفین کے بارے میں نازل ہوئی ہے پھر آپؑ نے فرمایا: اے ابو محمد: ملت ومذہبِ ابراہیمی پر سوائے ہمارے اور ہمارے پیروکاروں کے کوئی بھی قائم نہیں ہے باقی سب اس سے دور ہیں۔

۱۹۔روزِ قیامت مقامِ عقبہ سے کون گزر سکتا ہے:

ابان بن تغلب نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت (فلا اقتحم العقبہ) کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے ارشاد فرمایا: جسے اللہ ہماری ولایت عطا کرے گا وہی عقبہ سے گزر سکتا ہے اور اس عقبہ سے مُراد ہم ہیں جو اس عقبہ سے گزرا وہی نجات پا سکتا ہے پھر حضرت نے تھوڑا ٹھہر کر اِرشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی بات بتاؤں جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہو، میں نے کہا ہاں بتائیں، تو آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (فک رقبۃ) کہ لوگ آتش جہنم میں گرفتار ہوں گے سوائے تمہارے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہارے دوستوں کی گردنوں کو آتشی زنجیروں سے تمہاری اہلبیت نبی ﷺ سے دوستی کی بناپر تمہیں نجات دے گا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۰۔اُمت کا چوپان کون ہے؟:

ابو بصیر امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں اور آپؑ امیر المومنینؑ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: میں چوپان ہوں اور میرا ریوڑ کچھ لوگ ہیں، کیا ممکن ہے کہ چوپان اپنے ریوڑ کو نہ پہچانتا ہو کسی نے پوچھا وہ آپ کا ریوڑ کون لوگ ہیں، توآپؑ نے فرمایا: جن کے اللہ کی یاد میں زیادہ رہنے کے نتیجہ میں اُن کے چہرے زرد پڑ جاتے اور لب خشک ہو جاتے ہیں۔

۲۱۔نُورِ الٰہی سے دیکھنے والے:

معاویہ دُھنی امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ جب حضرت سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا جس میں ارشاد ہوا: ان المومن ینظر بنور اللہ) توآپؑ نے ارشاد فرمایا: اے معاویہ، اللہ تعالیٰ نے مومنین کو اپنے نور سے خلق کیا اور اپنی رحمت سے اُنہیں بنایا پھر اُن سے ہماری ولایت کے بارے میں عہد لیا اور جس دن اُس نے اپنے آپ کو اپنی مخلوق کو پہچنوایا مومنین کو بھی ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا ایک ماں باپ سے کیوں کہ باپ نور اور ماں رحمت ہے لہٰذا بندہ جس نور سے خلق ہوا ہے اُسی سے دیکھتا ہے۔

۲۲۔آیت میں مغفرت و عمل صالح کے بعد ذکر ہونے والی ہدایت سے کیا مراد ہے:

داؤد بن کثیر رقی امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے حضرت سے اس آیت: وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صالِحاً ثُمَّ اهْتَدى) کے بارے میں سوال کیا کہ اس میں ہدایت جس کا تذکرہ توبہ و ایمان و عمل صالح کے بعد ہوا ہے کیا مراد ہے؟ تو آپؑ نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد معرفتِ آئمہ علیہم السلام ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۳۔خواب و موت کے وقت بھی عبادتِ الٰہی میں مصروف لوگ:

سدیر صیرفی امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں اور ابو بصیر و میسرہ اور کچھ لوگ حضرت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؑ نے میری طرف رُخ کرکے ارشاد فرمایا: اے سدیر ہمارا پیروکار کھڑے، بیٹھے، خواب و بیداری و موت کے وقت ہر حالت میں اللہ کی عبادت کرتا ہے میں نے عرض کی میں آپ پر قربان زندگی میں کھڑے، بیٹھے تو یہ بات سمجھ میں آگئی مگر خواب و موت کے وقت عبادتِ اِلٰہی سے آپ کی مُراد کیا ہے توآپؑ نے فرمایا: کیوں کہ ہمیں دوست رکھنے والے کے سوتے وقت جو فرشتے زمین پر خلق کئے گئے ہیں اور آسمان پر نہیں بھیجے گئے ہیں وہ مومنین پر موکل کئے گئے ہیں کہ نماز کے وقت اُس بندہ مومن کے پاس نماز پڑہیں اور اس نماز کا ثواب اس بندہ مومن کے نامہ اعمال میں لکھا جائے جن کی ایک رکعت لوگوں کی دو ہزار رکعت کے برابر ہے اور جب ہمارے کسی دوست کی قبضِ روح کا وقت ہوتا ہے تو دو فرشتے آسمان کی طرف جاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ فلاں ابن فلاں کی زمین پر قبض روح ہوئی ہے اور تواِس قضیہ کو ہم سے بہتر جانتا ہے لہٰذا اب توہمیں اجازت دے کہ ہم آسمان پر تیری عبادت کریں تواُنہیں وحی ہوتی ہے کہ کون ہے جو زمینوں وآسمانوں میں میری ویسی عبادت کرے جیسی عبادت کرنی چاہیئے سوائے نیک بخت افراد کے جبکہ مجھے کسی کی عبادت کی ضرورت بھی نہیں ہے تو وہ فرشتے پوچھتے ہیں: اے پروردگار وہ تیری نیک بخت مخلوق کون ہے تواُنہیں وحی ہوتی ہے کہ: جنھوں نے محمد وآل محمد علیہم السلام کے میرے بندے ہونے کے اقرار کے ساتھ ساتھ اُن کی ولایت کا اقرار کیا ہے وہ میرے فلاں ابن فلاں بندے ہیں لہٰذا اُن کے مرنے سے لیکر روزِ قیامت اُٹھائے جانے تک تم دونوں فرشتوں اُن پر نماز پڑھتے رہو اور روزِ قیامت اُن کی نمازوں کا ثواب

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اس مرنے والے مومن کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے جس کی ایک رکعت کا ثواب لوگوں کی ایک ہزار رکعت کے برابر ہوتا ہے، سدیر نے عرض کی میں آپ پر فدا تو اس طرح آپ کے چاہنے والے چاہے نیند میں ہوں یا مردہ ہوں وہ زندہ دوستوں سے زیادہ عابد ہیں، حضرت نے فرمایا: اے سدیر: ہرگز ایسا نہیں ہے بلکہ ہمارے زندہ و عبادت گزار دوست دوسروں کے لئے جہنم کی آگ سے امان طلب کریں گے اور اُن کی شفاعت کو قبول کرتے ہوئے دوسروں کو امان دی جائے گی، یعنی زندہ عبادت گزار دوستوں کی اہمیت مردہ دوستوں سے زیادہ ہے اور تم کیا سمجھتے ہو جو دوسروں کی شفاعت کرسکے گا اُسے خود دستگیری کی ضرورت نہیں ہوگی، یہ بات تو میں نے تمہاری عقل کے لحاظ سے کہی ہے۔

۲۴۔ مومن کو قبضِ روح کے وقت تکلیف نہیں ہوتی:

سدیر نقل کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک دفعہ سوال کیا کہ کیا قبضِ روح کے وقت مومن کو تکلیف ہوتی ہے تو آپؑ نے ارشاد فرمایا: نہیں کیوں کہ جب موت کا فرشتہ اُس کے پاس اُس کی روح قبض کرنے کو آتا ہے اور مومن روتا ہے تو وہ فرشتہ اُس سے کہتا ہے اے اللہ کے دوست تم گریہ نہ کرو، اللہ کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث کیا میری جانب سے تمہاری روح کا قبض کرنا ماں باپ کی اولاد سے بھی زیادہ دلسوزی کے ساتھ ہوگا ذرا تم آنکھیں کھول کر تو دیکھو اب جو وہ دیکھے گا تو اُس کے سامنے پیغمبر و علی و فاطمہ و حسن و حسین و دیگر آئمہ علیہم السلام کی تصاویر ہوں گی وہ فرشتہ اُس مومن سے کہے گا کہ یہ سب تمہارے دوست ہیں، مومن اُنہیں دیکھنے میں مشغول ہوگا کہ آسمان سے اُس کی روح کے لئے آواز آئے گی کہ اے نفس مطمئنہ پلٹ آ محمد و آلِ محمد علیہم السلام کی طرف اور بہشتِ بریں میں داخل ہو جا، ایسے وقت میں اُس

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مومن کے لئے بہشت اور محمد وآل محمد علیہم السلام کے جوار سے محبوب تر کوئی چیز نہیں ہو گی لہٰذا ایسے وقت میں اُس کی روح اُس کے بدن سے نکل کر اُس نِدا دینے والے کی طرف چلی جائے گی۔

۲۵۔نورانی منبر پر قرار پانے والے:

معاویہ بن عمار امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے نبی ﷺ سے نقل فرمایا: کہ آنحضرت نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن بپا ہوگا تو ایک گروہ نور کے منبروں پر رونق افروز ہوں گے اور اُن کے چہرے چودویں کے چاند کی مانند چمک رہے ہوں گے اور اولین وآخرین کے افراد اُن پر رشک کر رہے ہوں گے پھر آنحضرت نے اس بات کو تین مرتبہ دُھرایا تو عمر بن خطاب اُٹھے اور کہنے لگے، میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا یہ شہدا کا گروہ ہوگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں یہ میرے اوصیا کے شہدا کا گروہ ہوگا البتہ نہ وہ شہدا جو تم سمجھ رہے ہو، عمر نے کہا تو کیا انبیا کے جانشینوں کا گروہ ہوگا، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اوصیا کا گروہ ہوگا نہ وہ گروہ جو تم سمجھ رہے ہو ، عمر نے کہا کیا وہ اہل زمین ہوں گے یا اہل آسمان، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اہلِ زمین ہوں گے۔ عمر نے کہا آخر وہ کون لوگ ہوں گے تو رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ سے علی علیہ السلام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: وہ اس کے پیروکار ہوں گے اور قریش سے سوائے حرام زادے اور مذہبی لوگوں میں سوائے یہودیوں اور عربوں میں سوائے مشکوک النسب لوگوں کے کوئی اس سے دُشمنی نہیں رکھے گا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۶۔ علی علیہ السلام کن لوگوں کے پیشوا ہیں:

محمد بن قیس امام باقر علیہ السلام سے اور آپؑ اپنے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزِ جزا ایک گروہ نورانی لباس پہنے نورانی چہروں کے ساتھ جو چودویں کے چاند کی طرح چمکتے ہوئے واردِ محشر ہوگا اور وہ اپنی پیشانی پر سجدوں کے نشانات کے ذریعہ پہچانیں جائیں گے یہ گروہ جگہ بناتے ہوئے پہلی صف میں جا کھڑے ہوں گے جن پر انبیاو فرشتے و شہدا و نیکوکار افراد بھی رَشک کریں گے، عمر بن خطاب نے پوچھا وہ کون لوگ ہوں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ میرے وہ پیروکار ہوں گے جن کا پیشوا علی ابن ابی طالب علیہما السلام ہوگا۔

۲۷۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اُمت کے کن لوگوں کو عالمِ ذر میں دیکھ کر مُبارک باد دی:

معاویہ بن عمار امام جعفر صادق علیہ السلام سے وہ اپنے والد امام باقر علیہ السلام سے اور وہ اپنے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: اے علیؑ: میری اُمت کو عالمِ ذر میں میرے سامنے مثالی صورت میں پیش کیا گیا یہاں تک کہ میں نے اُن کے چھوٹے۔بڑے سب کو دیکھا جو ارواح کی صورت میں تھے قبل اس کے کہ اُن کے اجساد خلق ہوں تو جب میں نے اے علی تم اور تمہارے پیروکاروں کو اُن میں دیکھا تو میں نے تم لوگوں کے لئے طلبِ مغفرت کی، حضرت علی علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزید کچھ فرمائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ تم اور تمہارے پیروکار روزِ قیامت ماہ تابان کی طرح چمکتے ہوئے اپنی قبروں سے اُٹھو گے، سختیاں تم لوگوں پر آسان ہو جائیں گیں اور بغیر کسی خوف کے عرشِ الٰہی کے سائے تلے قرار پاؤ گے جب تمام لوگ خوفزدہ ہوں گے تم

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

لوگوں پر کسی طرح کا کوئی خوف نہیں ہوگا تم لوگ محضرِ پروردگار میں خوشحال ہوگے جب دوسرے لوگ اپنے حساب وکتاب میں گرفتار ہوں گے۔

۲۸۔لوگوں نے کس قولِ نبی ﷺ کو بُھلادیا:

محمد قبطی امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں اور آپؑ اپنے جدرسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنخضرت کے پاس کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھےاور حضرت علی علیہ السلام آئےاوراُن لوگوں نے حضرت کو جگہ نہ دینے کی کوشش کی توآنخضرت نےارشادفرمایا: اےلوگوں کیاتم لوگ روزِ غدیر کی میری گفتگو جو علیؑ کے بارے میں تھی بھول گئےہو، یہ جسے تم لوگ اہمیت نہیں دے رہے ہو یہ میرے اہلبیتؑ سے ہےاِسے جو عظمت وبلندی اللہ تعالیٰ نے عطاکی ہےاُسے کوئی کم نہیں کرسکتاہے یادرکھو جو میرے بعد علیؑ واولادِ علی علیہم السلام کی پیروی کرےگااُسے بشارتِ بہشت ورضوانِ الٰہی ہواوروہ میری شفاعت کاحق دار ہوگااوروہ میراپیروکار ہوگااورجو میراپیروکار ہوگاوہی دینِ ابراہیمی جو میرادین ہےاس پر ہوگاکیوں کہ میں ابراہیمؑ سے اوروہ مجھ سے ہیں، میرادین اُن کادین اوراُن کادین میرادین ہے میری روِش اُن کی روِش ہےاور اُن کی روِش میری روِش ہے جیساکہ اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشادفرماتاہے: ذُرِّيَّةًبَعْضُهامِنْ بَعْضٍ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ)

۲۹۔روزِقیامت نیکی وبرائی کے نتائج:

داوٗدرَقی امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نےارشادفرمایا: کیامیں تمہیں ایسی نیکی کی خبر نہ دوں کہ اگر کوئی اُس کاخیال رکھے تووہ روزِقیامت کی سختی سے محفوظ رہےگااور

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ایسی بُرائی کی بھی خبر نہ دوں جس کے نتیجہ میں روزِ قیامت ذلت وخواری کا سامنا کرنا پڑے گا اوراس کے چہرے سے آگ برس رہی ہوگی، میں نے کہا فرزند رسول خبر دیجئے، توآپؑ نے فرمایا: وہ نیکی ہماری محبت اور وہ برائی ہماری دشمنی ہے۔

۳۰۔اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی کس طرح تربیت کی:

اسحاقِ نحوی امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پیغمبر اسلام ﷺ کی اپنے آداب ودوستی وبندگی کے تحت تربیت کی پھر فرمایا: إِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ)اور پھر اُمورِدین کو اُنہیں سُپرد کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ماآتاکُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمانَهاکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا) پھر فرمایا: (مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْأَطاعَ اللَّهَ) پھر نبی ﷺ کو حکم دیا کہ علی علیہ السلام کو اپنا جانشین قرار دیں لہٰذا تم لوگ علی علیہ السلام کی ولایت رکھتے ہوئے اُن کی پیروی کرنے لگے اور حضرت کی ولایت نہ رکھنے والوں نے اُن کی مخالفت کی، اللہ کی قسم میں تم لوگوں کو اس لئے دوست رکھتا ہوں کہ تم ہمارے فرامین کو دوسروں تک بھی پہنچاتے ہو اور جہاں ہم خاموش رہتے ہیں وہاں تم لوگ بھی خاموش رہتے ہو، ہم تمہارے بارے میں اللہ کی بارگاہ میں گواہی دیں گے، اللہ کی قسم کسی کے لئے بھی اس امر میں دُشمنی کرنے اور دُور کرنے میں کسی کے لئے بھی کوئی خوبی قرار نہیں دی گئی ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۱۔ مومنین کے بخش دیئے جانے کے بعد کی حالت:

محمد بن مسلم امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: بیشک مومنین بخشے جائیں گے اور بخش دیئے جانے کے بعد ایسے ہوں گے جیسے تازہ اُنھوں نے بندگی و زندگی شروع کی ہو یہ اِلٰہی بخشش صرف اہلِ ایمان کے لئے ہو گی۔

۳۲۔ اللہ تعالیٰ نے دُنیا و آخرت کی تقسیم کس طرح کی ہے:

امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے دنیا دوست و دشمن دونوں کو عطا کی ہے اور آخرت اُس نے صرف اپنے دوستوں کو عطا کی ہے مومن اللہ سے دنیا کی پریشانی کے دور ہونے کو چاہتا ہے مگر اس سے وہ پریشانی دُور نہیں ہوتی ہے مگر آخرت کے لحاظ سے جو کچھ وہ طلب کرتا ہے اُسے عطا کی جاتی ہے اور کافروں کو دنیا بغیر مانگے دی جاتی ہے مگر آخرت کا عذاب اُس سے دُور نہیں کیا جاتا ہے۔

۳۳۔ کون ایک دوسرے کے لئے خلق ہوئے ہیں:

ابو حمزہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے اپنے پیروکاروں کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا: تم اور بہشت ایک دوسرے کے لئے خلق کئے گئے ہو، تمہیں نیکوکار واہلِ رضا کہا گیا ہے اللہ تعالیٰ تم لوگوں سے خوشنود ہے اور فرشتوں کو تمہارا بھائی قرار دیا گیا ہے اگر تم لوگ نیک کاموں میں مشغول رہو۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۴۔ کون لوگ بہشت کے لئے خلق ہوئے ہیں:

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اے ہمارے پیروکاروں تمہارے شہر اور تمہاری قبریں تمہارے لئے بہشت کی مانند ہیں، تم بہشت کے لئے خلق ہوئے ہو اور بہشت میں جاؤ گے

۳۵۔ حورالعین کن لوگوں کے کس عمل پر تعجب کرتی ہیں:

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جب مومن نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ حورالعین کو اُس کے لئے آمادہ کرتا ہے کہ تم اُس کے لئے تیار ہو جاؤ اور جب مومن نماز تمام کر لیتا ہے مگر حورالعین کو اپنی دعا میں طلب نہیں کرتا تو وہ تعجب کرتی ہوئیں چلی جاتی ہیں (کہ اللہ نے تو ہمیں اُس کے لئے آمادہ ہونے کو کہا مگر اس نے اللہ سے ہمیں اپنے لئے طلب ہی نہیں کیا)

۳۶۔ پیغمبر ﷺ کا سفر معراج کا حال خود آپ ﷺ کی زبانی:

حارث بن محمد احور امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپؑ اپنے والد امام باقر علیہ السلام سے نقل فرماتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ سفرِ معراج سے واپس آنے پر حضرت علی علیہ السلام سے ارشاد فرماتے ہیں، اے علیؑ میں نے بہشت کے دروازے پر دودھ کی سفید نہر دیکھی جو شہد سے زیادہ شیریں تھی اس پہ آسمانی ستاروں کی تعداد میں پیالے رکھے ہوئے تھے اور اس کے اطراف میں سُرخ یاقوت و سفید دُر کے گُنبد بنے ہوئے تھے پھر آنحضرت نے فرمایا: قسم اللہ کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بہشت کے دروازے پر ایک درخت بھی تھا جس کے پتے تسبیحِ اِلٰہی کر رہے تھے کہ اُس جیسی آواز تمام اولین و آخرین کی مخلوق نے ابتک نہیں سُنی ہو گی، اس درخت کے پھل انار کی مانند تھے اور مومنین بہشتی نورانی تختوں پر بیٹھے ہوئے تھے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اوراُن کے ہاتھوں اور پیشانی سے نور ساطع ہورہا تھا، اے علی: تم اُن لوگوں کے پیشوا ہو جن کے جوتوں کے بند بھی نورانی ہوں گے جن کی وجہ سے وہ اپنے سے بہشت تک کو واضح وروشن دیکھیں گے اِسی دوران بہشتی حوریں جب اُن سے کہیں گی کہ پاک ومنزہ ہے پروردگار، اے بندہ مومن تم سے ہمیں کیا نیکی پہنچے گی تو وہ پوچھیں گے کہ تم کون ہو؟ وہ کہیں گی ہم وہ کنیزیں ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے: فَلاتَعْلَمُ نَفْسٌ ماأُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِأَعْيُنٍ جَزاءً بِماكانُوايَعْمَلُونَ) پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ہر روز ستر ہزار فرشتے ایسے مومنین پر اُترتے ہیں اور اُنہیں اُن کے والد کے نام کے ساتھ پکارتے ہیں۔

۳۷۔روزِ قیامت کون کس پر لعن کریں گےاور کون نہیں کریں گے:

مالک بن جہنی امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: اے مالک کیا تم نماز پڑھنے وزکات دینے اور حرام سے بچنے کے عوض بہشت میں نہیں جانا چاہتے ہو، پھر آپؑ نے فرمایا: اے مالک، جو گروہ باطل رہنما کی پیروی کرتا ہے تو روزِ قیامت ایسا پیروکار اور رہنما دونوں ایک دوسرے پر لعن طعن کریں گے سوائے تم لوگوں کے جو ہماری پیروی کرتے ہوں، پھر آپؑ نے فرمایا: تم میں سے جو ہماری محبت پر مرتا ہے وہ اُس شخص کی مانند ہے جو اللہ کی راہ میں شمشیر چلاتے ہوئے شہید ہوا ہو لہٰذا اس کا شمار بھی شہیدوں ہی میں ہوگا اور اے مالک یاد رکھو ہمارے پیروکار تُندرو نہیں ہوتے ہیں، اے مالک یاد رکھو کوئی بھی اللہ تعالیٰ کی اُس طرح سے توصیف نہیں کرسکتا جس طرح اُس کی توصیف ہونی چاہیئے اِسی طرح لوگ پیغمبر اسلام ﷺ کی

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اُس طرح سے توصیف نہیں کر سکتے اور اِسی طرح ہماری توصیف کا بھی حق ادا نہیں کر سکتے اِسی طرح مومن کی تعریف و توصیف کا بھی کوئی حق ادا نہیں کر سکتا، اے مالک جب بھی کوئی مومن اپنے برادرِ مومن سے مصافحہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کی طرف اپنی نظرِ رحمت کرتا ہے اور ان دونوں کے گناہ مٹتے رہتے ہیں جب تلک وہ ایک دوسرے سے جُدا نہیں ہوتے اور کوئی بھی اُن کی اس طرح سے تعریف و توصیف نہیں کر سکتا جس طرح سے اُن کی تعریف و توصیف ہونی چاہیئے۔

۳۸۔ کس قدر سیاہ لشکر زیادہ ہو گئے ہیں:

جعفر ابن عمر کلبی امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: کس قدر سیاہ لشکر اور بیکار افراد زیادہ ہو گئے ہیں، میں نے پوچھا: فرزندِ رسول سیاہ لشکر سے آپ کی مراد کون لوگ ہیں؟ تو آپؑ نے فرمایا: وہ تم لوگوں کے علاوہ افراد ہیں۔

۳۹۔ محبتِ اہلبیت علیہم السلام پر صبر کے نتائج:

صباح بن سیابہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: بعض اوقات تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے مگر ہمیں دوست رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے بہشت میں داخل کرتا ہے اور بعض اوقات تم میں سے کوئی نہیں سمجھتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے (یعنی حقیقی عقاید سے باخبر نہیں ہے) مگر ہم سے دُشمنی رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے واصل جہنم کرے گا، بعض اوقات ایسا ہے کہ ایک شخص کے بغیر عمل کیئے اُس کا نامہ عمل پُر ہو جاتا ہے، میں نے عرض کیا وہ کیسے؟ تو آپؑ نے فرمایا: جب ہمارے پیروکاروں میں سے کوئی کسی ایسے گروہ کے پاس سے گذرتا ہے کہ وہ اُسے دیکھ کر ہمارے پیروکار ہونے کے نتیجہ میں اُس پر مختلف تہمتوں کی بارش

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کردیتے ہیں اور یہ اُس پر صبر و تحمل کرتا ہے اور اُنہیں جواب نہیں دیتا تو اِس کا نامہ اعمال نیکیوں سے بھر جاتا ہے۔

۴۰۔ کون لوگ حرام کھاتے، حرام پہنتے ہیں:

منصور صیقل نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم کچھ لوگ امام جعفر صادق علیہ السلام کے ہمراہ میدانِ منٰی کے خیمہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؑ نے ہم لوگوں کی طرف دیکھتے ہوئے ارشاد فرمایا: بہت سے لوگ حرام کھاتے ہیں، حرام پہنتے ہیں اور حرام جنسی تعلقات قائم کرتے ہیں، لیکن صرف تم لوگ ہو جو حلال کھاتے، حلال پہنتے، اور حلال جنسی تعلقات قائم کرتے ہو، اللہ کی قسم سوائے تم لوگوں کے کسی نے حج نہیں کیا ہے اور سوائے تم لوگوں کے کسی کا عمل قبول نہیں ہوگا۔

۴۱۔ اللہ تعالٰی کا دنیا و آخرت عطا کرنے کا معیار:

عمر بن حنظلہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: اے عمر، اللہ تعالٰی دنیا دوست و دشمن سب کو عطا کرتا ہے لیکن ہماری دوستی اپنے صرف خاص بندوں کو عطا کرتا ہے اللہ کی قسم تم لوگ ہمارے اور میرے اجداد ابراہیمؑ واسماعیلؑ کے دین پر ہو، اگرچہ میں نے (ذکر اجداد میں اپنے باپ دادا) علی ابن الحسین و محمد باقر علیہما السلام کا نام نہیں لیا (کہ کہیں تم یہ نہ سمجھو کہ میں اپنی اور اپنے اجداد کی تعریف کر رہا ہوں) مگر وہ لوگ بھی دینِ ابراہیم واسماعیل علیہما السلام ہی پر تھے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴۲۔جو جسے دوست رکھتا ہے وہ اُسی کے ساتھ قرار پائے گا:

موسٰی نمیری امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر کہا کہ اے اللہ کے رسول میں آپ سے محبت کرتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تم جسے بھی دوست رکھتے ہو اُسی کے ساتھ قرار پاؤ گے۔

۴۳۔روزِ قیامت کن لوگوں سے کس بارے میں سوال ہوگا:

حنظلہ میسر سے اور وہ امام رضا علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم تم اپنے افراد میں سے دو افراد کو بھی آتشِ جہنم میں نہیں دیکھوں گے حتیٰ ایک فرد کو بھی نہیں دیکھو گے، میں نے پوچھا، یہ مطلب قرآن میں کہاں لکھا ہوا ہے تو آپؑ نے اس وقت تو جواب نہیں دیا مگر ایک دن طواف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے میسراب تم اپنے اُس سوال کا جواب سنو کہ قرآن کے سورہ رحمٰن میں ارشاد ہوا: فَيَوْمَئِذٍ لَا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْبِهِ إِنْسٌ وَلَا جَانٌّ) میں نے عرض کیا، آیت میں لفظِ (منکم) تو نہیں ہے، آپؑ نے فرمایا: اگر آیت میں تمام جن وانس سے سوال نہ کرنا مُراد ہوتا تو پھر اللہ تعالیٰ روزِ قیامت کسے عذاب کرے گا۔

۴۴۔آیت میں (نعیماوملکا کبیرا) کن لوگوں کے لئے ہے:

عباس بن یذید نقل کرتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت (وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا) کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے مجھ سے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ بہشتیوں کو بہشت میں بھیجے گا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُن کے پاس بھیجے گا جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن سے ملنے جائیں گے تو نگہبان فرشتے کہیں گے کہ آپ ذرا ٹھہریں ہم اس مومن سے پہلے پوچھ لیں

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پھر آپ اس کے پاس جاسکتے ہیں کیوں کہ وہاں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکرم بھی مومن کی اجازت کے بغیر اس کے پاس وارد نہیں ہو سکیں گے یہی مطلب ہے اس آیت کا جس کے بارے میں تم نے پوچھا ہے۔

۴۵۔روزِ قیامت کن کی شفاعت اللہ تعالیٰ رَد نہیں کرے گا:

احمد بن عیص امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ہم اپنے پیروکار گناہگاروں کی شفاعت کریں گے اور جو نیکوکار ہیں اللہ تعالیٰ اُنہیں ضرور نجات دے گا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com